THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the February 01, 2022
(317th Session)
Volume I, No.13
(Nos.01-19)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume I *SP.I (13)/2022*
No.13 *15*

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Point raised by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House regarding Kashmir Day 2
3. Questions and Answers 3
4. Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Communications on [The National Highways Safety (Amendment) Bill, 2020] 69
5. Presentation of Report of the Standing Committee on Inteerior regarding incidents of Car lifting /theft across the country 69
6. Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding incident of killing of Ms. Wajahat Swati 70
7. [The Pak University of Engineering Emerging Technologies [The Pak University of Engineering and Emerging Technology University Bill, 2022] ... 70
8. [The Protection of Parents Bill, 2022] 71
9. [The Securities and Exchange Commission of Pakistan (Amendment) Bill, 2022] 73
10. Point raised by Senator Taj Haider regarding the Statements made against the Opposition with respect to the passage of the State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2021 74
    - Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House 77
    - Senator Khalida Ateeb 80
    - Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the Opposition 81
    - Senator Saadia Abbasi 82
    - Senator Faisal Javed 83
    - Senator Sherry Rehman 85
11. Point of Public Importance raised by Senator Atta-ur-Rehman regarding non-implementation of the recommendation of Standing Committee on Interior, by CDA 87
12. Statement by Makhdoom Shah Mahmood Hussain Qureshi, Minister for Foreign Affairs, on the State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2021 88

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Tuesday, the February 01, 2022

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۙ﴿۱۰۵﴾

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔ اور اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔ اس طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور

برے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہوگئے اور احکام بین آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو (قیامت کے دن) بڑا عذاب ہوگا۔

سورۃ آل عمران

(آیات: 103 تا 105

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ السلام علیکم۔ جی. Leader of the House

Point raised by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House regarding Kashmir Day

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان): جناب چیئرمین! پانچ فروری ایک نہایت اہم دن ہے۔ پوری قوم یک جہتیٔ کشمیر پانچ فروری کو مناتی ہے اور اس دن دنیا کو یہ پیغام جاتا ہے کہ پاکستانی قوم اپنے کشمیری بھائیوں کی جدوجہد آزادی اور ان کے حق خودارادیت کی حمایت میں ان کے ساتھ کھڑی ہے۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ جو اگلا ہمارا یہ دن آرہا ہے جمعہ والا اس دن کو کشمیر پر بات کرنے کے لئے مختص کیا جائے۔ اگر آپ ایوان کی sense لے لیں، میری تجویز یہ ہے کہ اس دن یہاں سے یک جہتی کا پیغام جائے، ایک حمایت کا پیغام جائے تاکہ دنیا میں بھی یہ بات آئے کہ پاکستان کی پارلیمان اور عوام اس مسئلے پر اپنے کشمیری بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔

جناب چیئرمین: اچھا Leader of the House صاحب نے کہہ دیا، اس دن کوئی اور business نہیں ہوگا صرف کشمیر پر discussion ہوگی، دو تین گھنٹے اس پر ان شاءاللہ بحث کریں گے۔ مجھے Prime Minister Azad Kashmir نے کل خط بھیجا ہے کہ آپ کشمیر کے حوالے سے اگر ایک session مظفر آباد میں کریں ایک دن کے لئے تو اس سے بہت زیادہ اس کو تقویت ملے گی اور کشمیر cause کے لئے بہت اچھا ہوگا۔

ابھی چونکہ پانچ فروری کو ہم کر نہیں سکیں گے، time بڑا short ہے لیکن اسی اجلاس کے دوران ایک دن ہم مظفر آباد میں اجلاس کریں گے جس میں، میں چاہتا ہوں کہ Senate of

Pakistan, تمام دنیا کے Ambassadors جو پاکستان میں ہیں ان کو بلائیں گے، Human Rights Organizations کو بلائیں گے۔ تو اس سے میرے خیال میں کشمیریوں کے لئے اور پاکستان کے لئے جو ہم کشمیر کے cause کی مدد کر رہے ہیں تو اس سے اس کو بہت زیادہ تقویت ملے گی۔ یہ ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ جی آپ ایک دن ضرور کشمیر میں ہمارے پاس آئیں اور وہاں سینیٹ کا اجلاس منعقد کریں۔

Questions and Answers

Mr. Chairman: Question Hour, Senator Syed Ali Zafar Sahib.

علی محمد خان صاحب! اس کا جواب نہیں آیا، ایک سیکنڈ علی ظفر صاحب، جی علی محمد خان صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! Late receive ہوا ہوگا۔

جناب چیئرمین: اس طرح نہ کریں۔

جناب چیئرمین: نہیں کریں گے، جو آپ حکم کریں گے وہی ہوگا۔

سینیٹر سید علی ظفر: جناب والا! میں یہ کہنا چاہ رہا تھا جب ہم انرجی کی بات کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ابھی اس کا جواب نہیں آیا، پھر جب آئے گا اس دن اس پر بات کریں۔ سینیٹر محسن عزیز۔

(Def)*69 Senator Mohsin Aziz: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to allow electricity generation and its transmission by private sector for the use of captive power through wheeling charges, if so, details of applicable charges for such wheeling?

Mr. Muhammad Hammad Azhar: (a) There is no such proposal under consideration. In fact, the Federal Cabinet has approved the design and implementation roadmap of Competitive Trading Bilateral Contract Market (CTBCM). The CTBCM is a complete framework

which would initially provide the enabling mechanism for the sale by private generators and purchase of electric power by the bulk power consumer (consumer having more than 1MW electric power Connection).

It is envisaged that operations of CTBCM will start by 1st May 2022, which will mark the commencement of multi-buyer and seller market in Pakistan. It is highlighted here that the captive generation can also sell electric power in the CTBCM as per the approved framework.

It is also mentioned here that NEPRA issued wheeling regulations 2016 which are presently in field.

(b) The applicable charges for wheeling were determined by NEPRA (Annex-I), however, the public sector distribution companies (DISCOs) filed a petition against the determination in the honourable high court due to the adverse financial impact to the end consumer.

Further, in the CTBCM the applicable charges shall be provided as per the provisions of the National Electricity Policy.

(Annexure has been placed on the Table of the House as well as Library)

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! ایک تو یہ خوش آئند بات ہے کہ یہ ایک نئ CTBCM بنا رہے ہیں، بڑا مشکل نام ہے۔ لیکن میرے خیال میں یہ کام اچھا کرے گا۔ میرا سوال یہ ہے کہ بہت سی ایسی صنعتیں ہیں، جیسے سٹیل ہوگیا، سیمنٹ ہوگیا، شوگر ہوگیا، ٹیکسٹائل ہوگیا جس میں انرجی کی consumption بڑی intensive ہوتی ہے، اس کی cost بہت زیادہ ہوتی ہے اس کے لیے کم قیمت کا ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس لیے میرا سوال یہ ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں یکم مئی تک

آ جائے گا اور اس پر ہائی کورٹ میں بھی stay لیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ بڑا پرانا قصہ چلا آ رہا ہے یہ end تک نہیں پہنچا اور اس میں wheeling charges cost کتنی رکھی جائے گی۔ اگر wheeling cost زیادہ رکھی جائے گی تو پھر یہ پراجیکٹ viable ہی نہیں رہے گا۔ اس لیے جو بڑی انڈسٹریاں ہیں اس کی viabilities کے لیے ان کی export کے لیے بہت ضروری ہے کہ اس کی wheeling cost کو کم سے کم رکھا جائے اور اس کو جلد سے جلد کیا جائے۔

جناب چیئرمین: علی محمد خان صاحب۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آپ کو اور تمام ایوان کو السلام علیکم۔ بنیادی طور پر تو محسن صاحب کی ایک suggestion ہے انہوں نے پوچھا ہے cost کیا رکھی جائے گی وہ تو ہم نے annexed میں دے دیا ہے کہ نیپرا نے اس کے rates جاری کئے ہیں۔ ان کی suggestion یہ ہے کہ rates کم سے کم رکھے جائیں تو میں سمجھتا ہوں یہ بہت مناسب تجویز ہے۔ ویسے بھی wheeling کا جو concept ہے وہ بہت زبردست concept ہے۔ اگر ایک power producer ہے اس کو اپنی جگہ پر نہیں چاہیے تو وہ سسٹم میں ہے اس کو اپنی جگہ پر نہیں چاہیے تو وہ سسٹم میں input کر دیتا ہے اور کہیں بھی جا کر اگر اس نے خود استعمال کرنی ہے یا کسی اور کو اس نے بیچنی ہے تو ہم اس سے اپنا سروس چارجز لے لیتے ہیں۔ اس کے لیے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو ہم minimum سے minimum رکھیں تاکہ business activity promote ہو۔

جناب چیئرمین: جی امام دین شوقین صاحب۔

سینیٹر امام الدین شوقین: شکریہ جناب، محسن عزیز صاحب نے بڑا اچھا سوال پوچھا ہے، wheeling کی پالیسی جب خود حکومت نے بنائی تو اس کے تقسیم کار ادارے اپنی ہی حکومت کے خلاف کیوں عدالتوں میں چلے گئے۔ وقت کی ضرورت ہے اگر کوئی energy produce کر کے دوسری جگہ دینا چاہتا ہے تو یہ تو اچھی پالیسی ہے اس کو حکومت کو support کرنا چاہیے تھا۔ اس کی بجائے تقسیم کار ادارے stay پر چلے گئے، تو حکومت نے اس کے لیے کیا کیا ہے۔

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جس طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے ہم نے انہیں part-B میں بتا بھی دیا ہے کہ کچھ issues پر جو محترم ہائی کورٹس ہیں، عدالت عالیہ میں DISCOs گئے ہیں، اس کی وجہ یہی ہے کہ rates پر آپ کا کوئی agreement نہیں ہوتا۔ نیپرا جو rates آپ کو signify کرتا ہے۔ اس کے مطابق اگر آپ اس سے agree نہیں کرتے تو یہ کوئی ایسی extra ordinary چیز بھی نہیں ہے۔ Rates پر یہ جا بھی سکتے ہیں، جاتے بھی رہے ہیں، this is something جس کو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ everyday business کے حوالے سے یہ طے شدہ بات ہے کہ کچھ rates پر لوگ agree کریں گے، کچھ پر نہیں کریں گے۔ اس کے لیے پھر عدالتوں سے رجوع کرتے ہیں۔ ہم کوشش یہ کرتے ہیں کہ معاملے کا حل نکلے اور کیس کم سے کم عدالتوں میں جائیں۔ آپ کی بات درست ہے کہ عدالتوں میں ان کو نہیں جانا چاہیے۔ چاہیے یہ کہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر مسائل حل ہوں لیکن rates کے حوالے سے مسائل اگر حل نہیں ہوتے تو اس کے لیے مجبوراً عدالتوں میں جانا پڑتا ہے۔ بہر حال عدالت جانا کسی کا بھی right ہے۔ کوشش ہماری یہ ہے کہ litigation کم سے کم ہو۔

جناب چیئرمین: سینیٹر شبلی فراز صاحب، سپلیمنٹری۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو captive power ہے اس میں یہ خاص طور پر جو گیس سے چلتے ہیں اس میں کئی inefficient plants لگے ہوئے ہیں جو نہ اپنا audit کراتے ہیں نہ اجازت دیتے ہیں stay order لیا ہوا ہے۔ چونکہ گیس کی ہمارے پاس قلّت بھی ہے اور بہت مہنگی ہے ہم import کرتے ہیں۔ captive power plants inefficient engine کے ساتھ process کرتے ہیں جس سے گیس زیادہ استعمال ہوتی ہے اور بجلی کم بنتی ہے۔ اس سلسلے میں کوئی اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے پالیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جی بالکل جن کی efficiency کم ہے وہ زیادہ generation کر سکتے اگر ان کی efficiency بہتر ہوتی، اگر اپنے equipment کو بہتر کرتے۔ آگے ایک سوال بھی ہے جس میں تین پلانٹس تو بند بھی ہو چکے ہیں۔ جن کی expiry date آچکی ہے ان کو بند کر دیا گیا ہے۔ آپ کی بات درست ہے کہ ان کے خلاف کارروائی ہونی

چاہیے اور ہم کر بھی رہے ہیں لیکن ایک issue اور بھی ہے کہ جو سردیوں میں گیس کا issue ہے اور گرمیوں میں آپ کو high voltage چاہیے تو وہاں پر آپ کو تھوڑا سا compromise کرنا پڑتا ہے کیونکہ اگر آپ ان کے خلاف ابھی سخت اقدام لیں گے تو اس کا end user کو نقصان ہوگا۔ اس کو وہ سہولت جس کے لیے وہ pay کر رہا ہے وہ نہیں ملے گی۔ یہ ایک balance ہے جس کو ہم نے maintain رکھنا ہے۔ ہم ان کے خلاف ایکشن لے رہے ہیں اور کچھ کے خلاف لے بھی چکے ہیں۔ آپ کی بات درست ہے کہ جن کی efficiency کم ہے یا تو وہ اپنی efficiency بڑھائیں یا پھر ان کے خلاف تادیبی کارروائی ہو۔ شبلی صاحب نے اس حوالے سے بڑا کام کیا ہے، اس پر ان کی رپورٹ ہے، جب یہ قائد ایوان تھے، ہمارا جو circular debt کا issue ہے اس پر ان کی بڑی authenticated report دونوں ایوانوں میں پیش ہو چکی ہے اور کابینہ کے سامنے بھی اس کو پیش کر چکے تھے۔ اس پر ان کا بڑا کام ہے، آپ کو اس کا سب سے زیادہ پتا ہے۔ یہ ایک on-going process ہے۔ چوہے بلی کا کھیل ہے جس میں ہم بلی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر فدا محمد صاحب۔

سینیٹر فدا محمد: جناب والا! شکریہ، کیا وزیر صاحب یہ فرما سکتے ہیں کہ اس سے پہلے Pehur hydro power project KP میں تھا اس کا افتتاح بھی ہوا ہے، سب کچھ ہوا ہے لیکن اس کے بعد all DISCOs والے ، جن لوگوں کو وہ ایوارڈ ہوا ہے اس کے خلاف all DISCOs عدالت میں چلے گئے۔ جب وہ ایوارڈ ہوا تو اس میں کیا تھا کہ وہ DISCOs والے عدالت میں اس کے خلاف گئے اور stay لے لیا۔ ابھی وزیر صاحب کہہ رہے ہیں اس سے روزگار بڑھے گا لیکن ان لوگوں کا کیا بنے گا جو اٹھارہ میگاواٹ کا تھا وہ چھ کمپنیوں کو ایوارڈ کروا دیا، اس کے باوجود چھ کی چھ کمپنیوں کے پیسے بھی پھنس گئے۔

جناب چیئرمین: ابھی آپ کا سوال کیا ہے؟

سینیٹر فدا محمد: یہی ہے کہ وہ جو ابھی wheeling charges کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ جب ایک project award کروایا گیا اس کے بعد DISCOs والے خود عدالت میں چلے گئے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب والا! چونکہ specific question has been asked by the honourable Senator sahib, which required specific answer. I request him to put up fresh question and we will give him specific answer because this is a general question which has been asked لیکن ان کا جو supplementary ہے that is regarding some practical project کا ہے۔ اس میں ہمیں proper information لے کر دینی ہے کیونکہ ہم ان کو Pehur جواب نہیں دے سکتے۔ ان کا سوال یہ ہے کہ اس abrupt, off the cuff particular project میں جو issues ہیں اس میں منسٹری کی پوزیشن کیا ہے؟ وہ عدالتوں میں وہ issue کیوں چلا گیا ہے۔ میرے خیال میں اس پر اگر fresh question ڈال دیں تو ہم concerned project کی proper information دے دیں گے۔ اس پر جو بھی ممبران اپنی بات کرنا چاہ رہے ہیں وہ بھی اپنا رول ادا کر لیں گے۔ اس وقت چونکہ اس کے بارے میں سوال specific نہیں تھا اس وجہ سے اس کی information table پر نہیں ہے۔ اگر آپ نے اس پر مزید بات کرنی ہے تو اس کے لیے fresh question ڈال دیں۔

جناب چیئرمین: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ تین سپلیمنٹری ہو گئے۔ شکریہ۔ سینیٹر محسن عزیز۔

Def)*70 Senator Mohsin Aziz: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) the year-wise and disco-wise number of applications received for net-metering licenses indicating the number of licenses issued during the last three years; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to launch awareness campaign regarding solar energy and advantages of net-metering, if yes, the

details thereof, and if not, the reasons thereof?

Mr. Muhammad Hammad Azhar: (a) The details regarding year-wise and Disco-wise number of applications received for net-metering licenses indicating the number of licenses issued during the last three years are enclosed at Annexure-A.

(b) Government of Pakistan/Alternative Energy Development Board has been promoting the installation of net-metering based solar energy systems under the National Electric Power Regulatory Authority's regulations at different forums including conferences, seminar, workshops and expos. Other agencies including NEPRA and DISCOs have also been promoting net-metering awareness amongst its consumers by promotional material disseminated through websites and electricity bills.

Moreover, Alternative Energy Development Board is carrying out the certification of installers for net-metering based systems under AEDB Certification Regulations, initially announced in 2018 and recently revised in 2021, for the safe, secure and quality-assured supply of solar and wind energy generation projects, products and systems and installation and servicing thereof for small-scale industrial, agricultural, commercial and residential installations. Under the Regulations, the certified installers are obligated to provide the minimum warranties for the equipment as prescribed under the Regulations. Further, the installer shall ensure that the project and the equipment

comprised therein is compliant with the prescribed international standards and specifications.

The number of AEDB certified installers has researched up to 150 (282MW) as compared to only 24 in December, 2019. The certified installers are also carrying out net metering awareness and promotion through electronic, print and social media.

Annexure-A

Year-wise and DISCO-wise detail for No. of applications received for Net Metering & No. of Licenses issued during the last three years:

Sr. No.	DISCO	2018-19		2019-20		2020-21	
		No. of Applications Received	No. of Licenses issued	No. of Applications Received	No. of Licenses issued	No. of Applications Received	No. of Licenses issued
1.	LESCO	906	348	1551	886	3547	2170
2.	IESCO	750	377	1488	863	2934	1976
3.	MEPCO	67	47	236	166	1272	876
4.	FESCO	95	24	380	152	708	564
5.	PESCO	37	10	301	131	749	525
6.	GEPCO	113	56	254	134	679	433
7.	HESCO	4	1	3	6	25	11
8.	SEPCO	5	1	16	5	11	7
9.	QESCO	4	1	3	1	11	4
10.	TESCO	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil
11.	K-Electric	-	253	-	730	-	1357
12.	DHA-EME	-	1	-	56	-	273
13.	Bahria Town	-	48	-	204	-	221
Total		**1981**	**1167**	**4232**	**3334**	**9936**	**8417**
Total Applications Received		**16,149**					
Total Licenses Issued		**12,918**					

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری جناب۔

سینیٹر محسن عزیز: اس میں جو net metering ہے، ہم نے اس میں دیکھا ہے کہ بہت delays ہو رہی ہیں اور جو DISCOs ہیں وہ provide کرنے میں کافی تاخیر سے کام لیتے ہیں۔ اس وقت بھی ان کے پاس دس ہزار applications پڑی ہوئی ہیں، انہوں نے date نہیں لکھی ان میں سے کتنی کتنی پرانی پڑی ہیں، ان میں سے 6500 applications ابھی تک entertain کی ہیں، یعنی 6500 net meters لگے ہیں، میں سمجھتا ہوں اس کو تو بڑا

expedite کرنا چاہیے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہاں پر کس طرح سے monitoring کی جارہی ہے کیوں کہ اگر ایک آدمی solar پر جاتا ہے اور وہ net metering چاہتا ہے تو میں سمجھتا ہوں اس کو تو بڑی جلدی مل جانا چاہیے، یہاں پر delay کیوں ہورہی ہے اور اس delay کی وجہ کیا ہے؟ ان سے کوئی باز پرس ہورہی ہے یا نہیں ہورہی؟

جناب چیئرمین: معزز وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): باز پرس تو قدرت کے کرنے کا انتظام ہے جو ان سے ہو چکا ہے، ان کے ہاتھ سے اقتدار چلا گیا ہے۔ میں جو سخت بات کر رہا ہوں، اس کی وجہ کیا ہے؟ net metering آج کا concept نہیں ہے، دنیا نے تو بڑی ترقی کر لی ہے، ہم غاروں کے زمانے میں رہنے والے، میں معذرت خواہ ہوں، ہماری قوم کو اس طرح رکھا گیا ہے، یہ عمران خان صاحب کی حکومت کا credit ہے، net metering کیا concept ہے؟ وہ بہترین concept ہے، آپ نے اپنے گھر پر ایک solarisation کا system لگایا ہوا ہے، جتنی بجلی آپ use کرتے ہیں، جو آپ سورج کے ذریعے produce کرتے ہیں وہ آپ کو solar energy کے ذریعے واپس system میں ڈال دیتے ہیں، اس کا فائدہ یہ ہے کہ آپ کا جو balance out ہو جاتا ہے، اگر آپ کی payment over due ہے تو تین مہینوں کے اندر آپ کو اس کی payment کی جاتی ہے، اس وقت یہ process ہے۔ میں نے شروع میں یہ سیاسی بات کیوں کی؟ اس کی یہ وجہ ہے کہ میں آپ کو جو figures دے رہا ہوں، 2016,17 and 2018 میں PML (N) کے time پر، 2018 تک پاکستان میں صرف 50mw کی net metering ہوئی تھی، پچھلے 70 سالوں میں، بجلی تو پتا نہیں کب سے آئی تھی، 50mw کی net metering یہ concept جو کم از کم 30,50 سال پرانا ہے جو دنیا میں use ہو رہا ہے، اس وقت ہم 300mw کو تقریباً touch کر رہے ہیں، پچھلا سارا ملا کر، (ن)، سارے آج ویسے بھی نہیں ہیں، کل ادھر لڑ رہے تھے پتا نہیں آج کدھر ہیں، مجھے پتا نہیں ہے لیکن 300mw ڈھائی سے تین سالوں میں ہم touch کر گئے ہیں، اس وقت ہم نے آپ کو figures دی ہیں تقریباً issue 12918 کر چکے ہیں۔ آپ کی ایک اچھی بات تھی، آپ نے کہا pending ہیں، بالکل pending ہیں ہم اس کو issue کریں گے، licences دیے جائیں گے لیکن ہم نے اس

میں breakthrough کیا ہے، پہلے پاکستان کے کسی بھی باشندے کو net metering چاہیے ہوتا تھا، اس کی اگر application آتی تھی، concerned DISCO میں جاتی تھی، DISCO سے main ministry میں آتی تھی، فائل کو ایک table سے دوسری table پر جانے میں بڑا وقت لگ جاتا تھا what we have done now پچھلے دو تین مہینوں میں۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): جناب والا! یہ بڑی important بات ہے، پچھلے دو تیں مہینوں میں ہم نے اس میں یہ development کی ہے کہ آپ 25kw جس میں normal گھر 5kw تک use کرتا ہے، دس مرلے کا جو minimum covered area ہے۔ ہم نے اب 25kw تک allow کر دیا ہے، آپ کا concerned DISCO, PESCO and LESCO ہے، اب وہ خود پشاور والے پشاور میں اور لاہور والے لاہور میں issue کر دیا کریں گے، اب وزارت میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی شکایت ہے کہ pending ہے، اب وہ pendency ختم ہو جائے گی، پچھلے دو تین مہینوں سے یہ کر دیا ہے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، محترمہ سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ سپلیمنٹری سوال۔

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: بہت شکریہ جناب چیئرمین! یہ جو solar energy کا credit ہے یہ شبلی فراز صاحب کا ایک ادارہ ہے، Pakistan Engineering Council اس کو credit جاتا ہے اور پہلا on grid solar power بنا۔۔۔

جناب چیئرمین: اس وقت آپ Chairperson تھیں۔

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: well, I was also there, that was our initiative, it was grant from Japanese Government, وہ خود ہمارے پاس آئے تھے، ہم ان کے پاس apply کرنے کے لیے نہیں گئے تھے کیوں کہ انہوں نے کہا آپ تیار ہیں اور تیار اس طرح سے تھے کہ Pakistan Engineering Council کو ہم نے سب سے پہلے energy efficient بنایا تھا۔ اس کے بعد نہ صرف Pakistan

project Planning Commission بلکہ اس کا آدھا Engineering Council سے share کیا کیوں کہ ہمیں ان کے approvals چاہیے تھے، ایک طرح سے ہم نے ان کو ایک gift دیا تاکہ جلدی ہو، یہ 2008 کی بات ہے، ہمارا جو PIPS ہے میں اس کی steering Committee میں تھی تو my only focus was کہ ہر کمرے میں sunlight آنی چاہیے اور وہاں پر on grid station ہونا چاہیے اس طرح سے وہاں پر 3rd لگا لیکن یہ 2008 کی بات ہے، اس وقت بھی IESCO ہم سے یہ پوچھتا تھا کہ آپ ہم سے پیسے لیں گے؟ ہم نے کہا بالکل لیں گے، انہوں نے کہا آپ کو تو grant in aid ملا ہے، میں نے کہا it has nothing to do with you ہم regulations بنانا چاہتے ہیں، ہم اس کو easy کرنا چاہتے ہیں تاکہ ملک میں ہر طرف یہ نظام ہو اور اس کے بعد آپ نے دیکھا کہ Prime Minister's Secretariat میں بھی ہم نے popularize کرنے کے لیے چھوٹے چھوٹے units لگائے، جس میں ہم نے پنجہ صاحب میں بھی جا کر لگایا، حالانکہ وہاں پر ریحانہ زبیری کا شکریہ ادا کیا ہوا ہے۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ہم Alternate Energy Development Board پر ہی اتفاق کریں گے تو ہم کہیں نہیں جائیں گے، میری گزارش یہ ہے کہ اس کو ایک نیشنل priority, ہماری books میں بھی ہو اور ہمارے schools میں بھی ہوں، سب جگہ ہو، میں اس لیے اتنی بات کر رہی ہوں کیوں کہ کل ایک سینیٹر نے مجھ سے پوچھا کہ کیا پارلیمنٹ solar پر ہے؟

جناب چیئرمین: بالکل۔

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: I They didn't know, so that's why am just putting little more details, ہم سینیٹر مشاہد حسین سید صاحب کے ساتھ جرمنی گئے تھے، ہر جگہ solar لگا ہوا تھا even Chancellor office was on solar ابھی بھی پارلیمنٹ ہاؤس میں ہمیں اور بہت کچھ کرنا پڑے گا to make it more efficient, Thank you.

جناب چیئرمین: Good suggestions وزیر صاحب، مہربانی کرکے note کرلیں، سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب سپلیمنٹری سوال۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شکریہ، جناب چیئرمین! میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے، K-Electric کا 2015 agreement میں expire ہوگیا ہے، پچھلی حکومت میں 2018 میں بھی renew نہیں ہوسکا، ہماری حکومت کو بھی چار سال ہوگئے ہیں، کوئی خاص وجہ ہے کہ اس کا جو agreement ہے وہ renew نہیں ہورہا، وہ جو فوائد ہیں وہ بھی اٹھا رہے ہیں، اس کے علاوہ بڑی وجہ یہ ہے کہ June-2021 میں جو circular debt ہے، اس کے 2100 billions میں سے 296 billions واجب الادا K-Electric کی طرف ہیں، اگر یہ agreement renew نہیں ہوتا تو وہ پیسے بھی نہیں دے رہےاور یہ پاکستان کی عوام پر بڑا بوجھ آرہا ہے کہ 296 billions وہ کب تک ادا کریں گے ان کا یہ agreement کب renew ہوگا۔

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: ابڑو صاحب نے بھی شبلی فراز صاحب کی طرح کافی کام کیا ہوا ہے، ان کی Committee کی بھی کافی reports ہیں میں اس کو appreciate بھی کرتا ہوں بلکہ میں تو یہ چاہوں گا کہ وہ reports پورا ایوان بھی پڑھے، انہوں نے مجھے اس کی copies بھی دی ہیں، ان کو لگتا ہے کہ شاید میں بڑا پڑھنے لکھنے والا بندہ ہوں، ان کی غلط فہمی جلدی دور ہو جائے گی۔ انہوں نے جو issue اٹھایا ہے یہ net metering سے، اس سوال سے direct concern نہیں ہے، ویسے most important question ہے، میری request ہے کہ اس supplementary سوال کو یا تو Committee میں بھیج دیں یا یہ fresh question کریں، اس supplementary question کے حوالے سے ,we need fresh data fresh question کریں، ہمارے پاس net metering کے حوالے سے تو سوالات کے جوابات ہیں لیکن یہ سوال specific جواب مانگتا ہے اور اس کے لیے detailed جواب چاہیے۔

جناب چیئرمین: یہ اپنی کمیٹی میں خود سوال اٹھالیں گے یہ کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔

جناب علی محمد خان (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور): شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب، سپلیمنٹری سوال۔

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! میں نے ایک تو یہ پوچھنا تھا کہ پاکستان میں پورے سال میں 300 دن ہوتے ہیں اور یہ solar energy کے لیے سب سے زیادہ feasible ہے، خدا کے لیے اس کے process کو آسان کیا جائے، awareness دی جائے تاکہ DISCOs and WAPDA جو کہ corruption کا گڑھ ہے اس سے لوگوں کو نجات مل جائے۔ دوسری آپ نے جو wheeling کی بات کی ہے، 18th amendment کے تحت گیس اور بجلی اگر کوئی اپنی خود پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کو اجازت ہے، خیبر پختونخوا میں یہ DISCOs جو گئے ہیں جس طرح سینیٹر امام الدین شوقین صاحب نے کہا یا سینیٹر فدا صاحب نے کہا اور یہاں پر محسن عزیز صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، ہم اپنے صوبے میں industry کو کم rate پر بجلی فراہم کر سکتے ہیں، اگر وفاق ہمیں اجازت دے، اگر وفاق سندھ کو اجازت دے اور اگر وفاق خیبر پختون خوا کو اجازت دے تو آپ لوگوں نے ان کو اشارہ کیا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: ہمیں بھی دیں، بلوچستان کا نام بھی لیں نا۔

سینیٹر مشتاق احمد: آپ صوبوں کو بٹھائیں وہ federating units ہیں اور آپ DISCOs کو بھی بٹھائیں، عدالتوں میں حل کرنے کے بجائے اس کو خود حل کریں اور صوبوں کو اجازت دیں کہ وہ کم rate پر بجلی پیدا کرکے اپنی industry کو دیں۔

جناب چیئرمین: Good suggestion, جناب آپ نے note کرلیا؟ جی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: سینیٹر مشتاق احمد صاحب کا جو کردار ہے ماشاء اللہ سے ان کا ہر چیز پر input آتا ہے۔ ایک شیخ سعدی تھے ایک حکیم لقمان اور ایک سینیٹر مشتاق احمد صاحب کا نام سنہری حروف میں لکھا جائے گا لیکن ان کی جو تجاوز ہیں ہم یہ بھی accept کرتے ہیں، انہوں نے کل بھی تجاوز دیں، ہم وہ بھی accept کرتے ہیں کیوں کہ انہوں نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: نہیں آج سن رہے ہیں۔

جناب علی محمد خان: بالکل میں آج ان کی sideپر ہوں۔ جس تعداد میں ان کے سوال آ رہے ہیں اور جس طرح ان کا in putآ رہا ہے ہمیں لگ رہا ہے کہ ہمیں جلد ہی سینیٹ کا اجلاس منصورہ میں منعقد کرنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ۔

*111 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for Human Rights be pleased to state:

(a) the modes / categories of Legal Aid being provided under the Legal Aid and Justice Authority of Pakistan; and

(b) the details / number of persons who have so far availed of this aid, indicating with district-wise break-up?

Dr. Shireen M. Mazari: (a) Legal Aid and Justice Authority (LAJA) Act 2020 requires provision of legal aid in the criminal matters, therefore in the light of statuary mandate LAJA can extend legal support in the criminal matters. Besides, LAJA is also mandated to pay of fines, penalties for those prisoners, who are confined in the Jail due to non-payment of fines / penalties also make arrangements for payment to meet bail amounts.

(b) LAJA is a nascent authority striving to discharge its statuary obligations in different ways. In this backdrop provision of legal aid financial and funds rules have been sent to Finance Division after soliciting approval from BOG of LAJA. Given that provision of legal aid under different categories have financial implications. Therefore, after approval of financial and fund rules, the process of extending legal and financial aid will be commenced. However, LAJA is already providing legal aid on pro bono basis through panel of pro bono lawyers. For

providing legal aid, the LAJA has also established institutional linkages with various stakeholders of Justice sectors such as Police, Prison, Prosecutions, Bar Councils, etc., and can provide legal aid within 48 hours on receipt of application.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر سیمی ایزدی: یہ ہماری حکومت کی بڑی achievement ہے کہ انہوں نے Legal Aid and Justice Authority of Pakistan بنائی جس کے تحت غریب لوگ جن کی کوئی financial support نہیں ہے۔ اپنے fines pay نہیں کر سکتے اور اپنی bail نہیں کروا سکتے۔ اس کے تحت ہماری حکومت ان کو bail out packages دیتی ہے۔ میں پوچھنا چاہوں گی کہ یہ project کہاں تک پہنچا ہے۔ کیونکہ 2020 میں شروع ہوا اور LAJA کے نام سے یہ project ہے تو کیا اس کے rules finalize ہو گئے ہیں؟ اب تک کتنے لوگ اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں؟

Mr. Chairman: Minister for Human Rights, Dr. Shireen M. Mazari sahiba.

محترمہ ڈاکٹر شیریں ایم مزاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! یہ authority بن گئی ہے۔ اس کے Board of Governors کی meeting بھی ہو گئی ہے۔ Funds and financial rules بن کر Ministry of Finance میں ہیں۔ Frankly ہماری bureaucracy British colonial times کی ہے۔ Bureaucracy کی وجہ سے ہر چیز slowdown ہو جاتی ہے but already ہم Police, Bar Councils and other organizations, pro bono legal aid دے رہے ہیں جو بھی ہم سے مانگتا ہے۔ ہم نے districts میں lawyers کی list بنالی ہیں, who are available for pro bono services یہ شروع ہو گیا ہے۔ ہماری اپنی Ministry کے کچھ funds ہم دیتے ہیں for paying of fines primarily for women prisoners لیکن اس کے funds کی Ministry of Finance نے final approval دینی ہے۔ پیسے موجود ہیں، ہماری Ministry کے پیسے

تھے جو transfer ہوئے ہیں so it's no new financial imposition on the Government but the bureaucratic procedure are taking long. Hopefully in the next two weeks final ہو جائے گا۔ ہماری تین Board of Governors کی meetings ہو چکی ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عابدہ عظیم صاحبہ ضمنی سوال۔

سینیٹر عابدہ محمد عظیم: شکریہ، جناب چیئرمین! میرا منسٹر صاحبہ سے سوال ہے کہ قانونی امداد حاصل کرنے کے لیے حکومت نے اس طریقہ کار کے بارے میں عوام کی آگاہی کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ۔

محترمہ ڈاکٹر شیریں ایم مزاری: جناب مہربانی کرکے سوال repeat کر دیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عابدہ عظیم صاحبہ سوال دہرا دیں۔

سینیٹر عابدہ محمد عظیم: قانونی امداد حاصل کرنے کے لیے حکومت نے اس طریقہ کار کے بارے میں عوام کی آگاہی کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں، اب سمجھ میں آیا؟

محترمہ ڈاکٹر شیریں ایم مزاری: جیسے کہ mention ہوا ہے کہ یہ پوری Legal Aid Authority بن چکی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں وہ کہہ رہی ہیں کہ عوام کی awareness کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر شیریں ایم مزاری: عوام کے لیے awareness campaigns TV پر run کر رہے ہیں، ہماری website پر ہے۔ ہم provinces کو inform کر رہے ہیں کہ Legal Aid Authority بن چکی ہے۔ Legal Aid and Justice Authority of Pakistan ایک ادارہ بن گیا ہے۔ ان کے DG appoint ہو گئے ہیں۔ ہم نے ان سے کہا ہے کہ وہ awareness programme undertake کریں۔ ویسے بھی ہمارا helpline no.1099 سب کو پتا ہے۔ Aid and assistance کی request already آ رہی ہیں۔ our regional offices are now

میں بھی connected to the main office. Complaint centers requests آ رہی ہیں تو یہ process شروع ہو گیا ہے۔ Pro bono lawyers کے تحت ہم لوگوں کو free legal aid دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب ضمنی سوال۔

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! یہ بہت اچھی بات ہے جس طرح محترمہ وزیر صاحبہ نے بتایا کہ جو مستحق عوام کو free legal aid فراہم کر رہی ہیں۔ میرا ان سے سوال ہے کہ کیا missing persons اور ان کی families کو کوئی legal aid دے رہے ہیں اس لیے کہ missing persons ایک human tragedy ہے اور ہماری ریاست پر بدنما داغ ہیں۔ بالخصوص بلوچستان، خیبر پختونخوا اور erstwhile FATA میں ہزاروں خاندان ایسے ہیں کہ جن کے پیارے غائب ہیں۔ کچھ کے بارے میں پتا ہے کہ وہ حکومت کے پاس ہیں۔ کچھ کے بارے میں پتا ہی نہیں کہ وہ زندہ ہیں یا مر چکے ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ قیدیوں اور مستحق لوگوں کو جو امداد دے رہے ہیں یہ جو missing persons ہیں جن کے بچے، خواتین اور بزرگ ان کے انتظار میں سالوں گزار رہے ہیں خصوصاً بلوچستان اور خیبر پختونخوا اور erstwhile FATA والوں کی families کو بھی کوئی legal support دینے کا کوئی ارادہ ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Human Rights.

محترمہ ڈاکٹر شیریں ایم مزاری: جو بھی family legal assistance مانگنے کے لیے ہمارے پاس آتی ہے ہم ان کو دیتے ہیں۔ I am very happy کہ missing persons کا issue آپ نے raise کیا۔ National Assembly نے Criminalization of Missing Persons کا قانون پاس کر دیا ہے۔ سینیٹ میں آ چکا ہے اور سینیٹ میں lay نہیں ہو رہا۔ میں بھی یہ سوال بڑے عرصے سے پوچھ رہی ہوں کہ وہ بل سینیٹ میں کیوں lay نہیں ہو رہا تاکہ جلد پاس ہو۔ Missing persons کی families جو مجھ سے ملی ہیں انہوں نے جو بھی aid or assistance مانگی ہم نے وہ provide کی ہے۔ Legal aid اتنی نہیں ہے وہ زیادہ چاہتے ہیں ان کی family کو whereabouts پتا ہوں کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ Authorities ان سے contact کرتی ہے اور meetings

بھی کروانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ مسئلہ بہت بڑا ہے۔ میں ابھی بھی کہتی ہوں اور ہماری حکومت کی یہ position ہے کہ enforced disappearance unacceptable ہے۔ اسی لیے ہماری حکومت نے پہلی مرتبہ قانون draft کیا ہے۔ جناب چیئرمین! میں نے آپ سے اس دن بھی بات کی تھی کہ جلد اس بل کو lay کر دیں۔

جناب چیئرمین: گورنمنٹ بل، گورنمنٹ لا سکتی ہے میں نہیں لا سکتا۔ Madam! Parliamentary Affairs نے لانا ہے۔Senators اور آپ بھی اس confusion کو دور کریں۔Government کے جو قانون ہیں وہ Government نے lay کرنے ہیں۔

محترمہ ڈاکٹر شیریں ایم مزاری: میں نے check کیا ہے انہوں نے غالباً سینیٹ میں بھیج دیا ہے۔

جناب چیئرمین: جب تک Ministry of Parliamentary Affairs Bill نہیں بھیجے گی اس وقت تک میں نہیں لا سکتا۔

Madam Dr. Shareen M. Mazari: Then I would ask Parliamentary Affairs that they should not delay it, کیونکہ کافی مہینے گزر گئے ہیں اور یہ بل کیوں lay نہیں ہو رہا۔ The Bill is gone missing.

جناب چیئرمین: سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب، ضمنی سوال۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں محترمہ وزیر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس اتھارٹی کو وجود میں آئے کوئی دو سال ہو چکے ہیں اور وہ آج ہمیں آگاہ کر رہی ہیں کہ ابھی تک ان کے rules بننے ہیں اور بیچ میں bureaucracy حائل ہو ئی ہے۔ میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ hurdles تقریباً کتنے عرصے میں دور ہونے کی انہیں توقع ہے نیز یہ کہ انہوں نے کتنی رقم ان غریب، مستحق لوگوں کے لیے وقف کی ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Human Rights.

محترمہ ڈاکٹر شریں ایم مزاری: میں نے ابھی بھی ان سے کہا ہے کہ Legal Aid Authority کچھ عرصہ پہلے بنی ہے۔Funds کے rules بن چکے ہیں اور Ministry of

Financeمیں پھنسے ہوئے ہیں۔ Fundsکی assistanceہم نے اس authorityکے but we provide legal aid in the form of pro نہیں دی through bono lawyers یا کوئی nonfinancial aidچاہیے وہ alreadyہو رہا ہے۔ کم از کم اس حکومت نے یہ provide تو کیا ہے .which was long overdueہر جمہوریت میں legal aid and assistanceکا ایک systemہوتا ہے۔ ہماری حکومت اس کو لائی ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اتنے سالوں سے دو جمہوری حکومتیں supposedlyپہلے گزری ہیں تو وہ کیوں یہ legal aid authorityنہیں لائے۔ یہ انصاف کی basic provisionہے جو یہ نہیں لائے۔ ہم لائے ہیں تو آپ کہہ رہے ہیں کہ اتنا delayکیوں ہو گیا ہے۔ خدارا پہلی مرتبہ آ چکا ہے اس کو صحیح طریقے سے ہم implementکر رہے ہیں تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ۔

*112 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for Water Resources be pleased to state:

(a) the details of violations committed by India under the Indus Water Treaty causing water scarcity in Pakistan; and

(b) the steps taken by the Government to check violations under the International Law?

Mr. Moonis Elahi: (a) India is allowed to construct Run-of-the-River hydroelectric plants and limited storage works on the Western Rivers (Indus, Jhelum & Chenab) within the limits of design criteria provided in the relevant provisions of the Indus Waters Treaty 1960. India is bound to provide detailed information and design data regarding the proposed projects as mentioned above. Accordingly, the office of Pakistan Commissioner for Indus Waters reviews the design of these projects in accordance with the design criteria provided in the

Treaty and if the design does not conform to specified criteria, Pakistan has right to object on these projects.

At present, India is constructing a number of run-of-river hydroelectric plants/dams (HEPs) on the Western Rivers. The designs of these plants are mostly in violation of the design criteria specified by the Indus Waters Treaty 1960. During the year 2012, India provided the designs of four run-of-river hydroelectric plants, i.e. Pakal Dul (1000 MW), Ratle (850 MW), Lower Kalnai (45 MW) and Miyar (100 MW) on the Chenab River and its tributaries. The designs of Kishenganga HEP (330 MW), located on a tributary of the Jhelum River, called Kishenganga in the Indian held territory of Jammu and Kashmir, and River Neelum on the downstream side of the LoC, was provided in the year 2006.

All of these projects were evaluated as per Treaty provisions and objections were accordingly conveyed to India. Subsequently these projects have been undertaken for resolution of objections at the level of Permanent Indus Commission (PIC). The cases of Kishenganga HEP and Ratle HEP, however, are pending resolution with the World Bank.

During the last year India has supplied the information regarding the design of ten HEPs (Annexure-I) under the provisions of the Indus Waters Treaty. The office of Pakistan Commissioner for Indus Waters has raised the objections on the design of the said HEPs in accordance with the Treaty provisions. Discussion on these projects is likely to be undertaken during the next meeting of PIC.

It would be worthwhile to note that much higher than the permissible pondage, lower intakes and deep orifice spillways, are the usual features of Indian designs, providing India excessive control over the flow of waters, which is against the explicit provisions of the Treaty.

The potential of using higher than the Treaty permitted control for India's own advantage and to Pakistan's harm may thus exists because of the above-mentioned violations of the provisions of the Treaty.

(b) The Government of Pakistan, however, is fully aware of the plan of Indian development on the waters of Western Rivers. In accordance with the provisions of the Indus Waters Treaty 1960, the steps are continually being taken to check the features of all the Indian projects, the information of which have formally been provided by India to Pakistan so as to see whether or not the design of such projects falls in accordance with the requirements of Indus Waters Treaty 1960.

In all cases where the violations are being noticed, the issues are being taken up with India for bilateral resolution at the level of Permanent Indus Commission (PIC). In case of no convergence at the level of PIC, the further steps, such as the reference of the matter to both the Governments, as provided for in the Treaty, are being taken. In case of failure at the level of both the Governments the cases where needed are referred to the World Bank for appointment of Neutral Experts or the Court of Arbitration as per the provisions of the Treaty.

The recent case of Kishenganga Hydroelectric Plant and Ratle Hydroelectric Plant is one of such instances

where the case of technical objections on both of these projects has eventually being taken for the third party arbitration. The issue is currently pending with the World Bank for the next step.

Annexure-1

LIST OF POWER PLANTS ON WESTERN RIVERS PROVIDED DURING 2020 AND 2021
APPENDIX II TO ANNEXURE D (Paragraph 9)

Sr.No.	Project	Location	Type	Plant Type	Installed Capacity	Storage Capacity (Acre Feet)			Information Provided by India	PCIW's Observation sent to ICIW
					(MW)	Dead	Live	Gross		
1	Nimu Chilling	On Zanskar river , a Tributary of Indus River	Barrage	Run of river	24	697	Not applicable	697	24.12.2020	10.03.2021
2	Durbuk Shyok	On Tangtse/Durbuk river ,a Tributary of Shyok River	Barrage	Run of river	19	202	Not applicable	202	24.12.2020	10.03.2021
3	Kiru	On Chenab Main	Concrete Gravity Dam	Run of river	624	25,141	8,516	33,657	01.06.2121	13.08.2021
4	Kargil Hunderman	On Suru river , a Tributary of Indus River	Barrage	Run of river	25	Not Estimated	32	32	07.07.2021	29.09.2021
5	Kulan Ramwari	On Sind Nallah,a Tributary of Jhelum River	Weir	Run of river	25	Not Applicable	NIL	-	07.07.2021	29.09.2021
6	Phagla	On Chang Nallah,a Tributary of Suran River in Jhelum River	Weir	Run of river	14.1	Not Estimated	NIL	-	07.07.2021	29.09.2021
7	Mandi	On Mandi River,a Tributary of the Poonch River in Jhelum basin	Weir	Run of river	15	0.87	1.79	2.65	10-08.2021	09.11.2021
8	Mangdum Sangra	On Suru river , a Tributary of Indus River	Barrage	Run of river	19	932	NIL	932	09.10.2021	06.01.2022
9	Sankoo	On Suru river , a Tributary of Indus River	Barrage	Run of river	18.5	15.4	NIL	15.4	09.10.2021	06.01.2022
10	Ans-II	On Ans River, a Tributary of Chenab River	Ungated Weir with under sluice	Run of river	23	111	18	129	09.10.2021	06.01.2022

(Source : Official Communication with India)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر سیمی ایزدی: میرا supplementary یہ ہے کہ 1960 میں Indus Water Treaty ہم نے انڈیا کے ساتھ بنائی تھی۔ اس Treaty کے تحت ہم نے انڈس، جہلم اور چناب دریا یہ پڑھ کر ایسا لگتا ہے کہ ہم نے انڈیا کو تحفے میں دے دیے ہیں۔ انڈیا کو اس پر dams بنانے تھے۔ جو criteria set کیا تھا اس کے تحت وہ designs انہوں نے ہمیں دینے تھے۔ جو designs ہمیں دیتے ہیں ان میں بہت زیادہ violations ہوتی ہیں۔ اس کے تحت میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ violations international law کا جو article ہے UN Charter 24 کی violation ہے۔ انڈیا یہ پانی اپنی طرف divert کر دیتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ ابھی جو latest cases of Kishenganga hydroelectric plant and Ratle hydroelectric plant سامنے آئے ہیں، کچھ technical faults کی وجہ سے ہم نے ان پر objections raise کئے تھے۔ پہلے ہم Permanent Indus Commission(PIC) جاتے ہیں۔ اس کے بعد Government-to-Government negotiations ہوتی ہیں۔ اگر یہاں سے کوئی حل نہیں نکلتا تو پھر ہم International Court of Arbitration جاتے ہیں۔ International Court of Arbitration میں جو neutral experts بیٹھے ہیں، وہاں ہمارا case کہاں تک پہنچا ہے۔ اس کے علاوہ international forums پر ہماری efforts کیا ہیں۔

Mr. Chairman: Yes, Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جناب! اللہ نہ کرے کبھی جنگ ہو اور خاص طور پر دو nuclear armed states کے درمیان میں تو کبھی بھی نہ ہو۔ Water experts and intellectuals یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں آنے والی جنگیں water پر ہونی ہیں۔ پانی ہمارا قیمتی اثاثہ ہے۔ اس پر آگے بھی ایک سوال آرہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں appreciate کرنا چاہیے کہ پاکستان میں پچاس، ساٹھ سال بعد عمران خان صاحب کی حکومت میں ایک نیا اور بڑا project, Mohmand Dam start کیا گیا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا step ہے اور میں اس پر تفصیل سے بات کروں گا۔ ہم نے اگر پانی کا خیال نہیں رکھا even ہماری روز مرہ زندگی کے استعمال میں بھی اگر

اس کا خیال نہیں رکھا گیا تو already ہمارے شہروں میں جو water table نیچے جا رہا ہے جیسے کوئٹہ، پشاور، اسلام آباد اور لاہور میں ہو رہا ہے، اس سے یہ اور بھی نیچے جائے گا۔ اسی وجہ سے لاہور کے لئے عمران خان صاحب Ravi River Project لے کر آئے تھے کہ اس سے لاہور کا water table بہتر ہوگا۔ ہم اس case کو Supreme Court میں لے کر جائیں گے and hopefully ہم معزز عدالتوں کو یہ convince کر پائیں گے کہ Ravi River Project ایک بڑا منصوبہ ہے اور اس سے لاہور اور لاہوریوں کے پانی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کا جواب دیں۔

جناب علی محمد خان: میں لاہور اور Ravi River Project کی اس وجہ سے بات کر رہا ہوں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ لاہور اور اس کے گردونواح کا water table اوپر آئے۔ میں کچھ figures پیش کروں گا جنہیں سن کے آپ کو دکھ ہوگا۔ 1947 میں Ravi, Sutlej and Beas انڈیا کے زیر استعمال تھے اور آگے چل کر Indus Waters Treaty کے ذریعے ہمیں Indus, Jhelum and Chenab دیے گئے اور انڈیا کو ان دریاؤں کا حق استعمال دیا گیا۔ Indus Waters Treaty کے ذریعے یہ دریا تو ہمیں دیے گئے لیکن پھر بھی انڈیا اس کی violations کر رہا ہے اور میں اس پر بھی بات کروں گا لیکن میں ابھی ایک figure دوں گا تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ where we are standing at the moment. اسی وجہ سے ایمرجنسی بنیادوں پر عمران خان صاحب کو کچھ اقدامات اٹھانے پڑے۔

جناب! 1947 میں Ravi, Sutlej and Beas میں 29 million acre feet پانی تھا۔ اس وقت ان میں 1 to 2 million acre feet water ہے۔ Treaty کے بعد Indus, Jhelum and Chenab جو ہم نے استعمال کرنے تھے، اس میں ابھی 144 million acre feet پانی ہے۔ ابھی issue یہ آ رہا ہے کہ وہ وہاں run of the river کے تحت projects شروع کر رہے ہیں اور وہ Treaty کی بنیاد پر کر بھی سکتے ہیں لیکن انڈیا چار، پانچ چیزوں میں changes کر کے issues پیدا کرتا ہے جن میں spill ways, power intake, free boarding and reservoirs شامل ہیں۔ وہ کیا کرتے ہیں؟ وہ water flow کو manipulate کرتے ہیں۔ اگر آپ کو بوائی

کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ روک لیتے ہیں۔جب ضرورت نہیں ہوتی تو چھوڑ دیتے ہیں کہ جس کی وجہ سے flooding ہوتی ہے۔اس سلسلے میں ہمارے پاس جو mechanisms ہیں،ان میں پہلے Permanent Indus Commission ہے۔اگر وہ حل نہ نکال پائے تو پھر Government-to-Government negotiations ہوتی ہیں۔اگر یہ دونوں حل نہ نکال سکے .then we go to the World Bank سینیٹر صاحبہ نے ابھی Kishenganga and Ratle projects کی بات کی۔ان کے لئے ہم World Bank کے پاس جاچکے ہیں اور یہ کوشش کررہے ہیں کہ وہاں سے relief لے سکیں۔جس طرح ہندوستان کا سازشی ذہن ہے،اس کی دو نمبر لیڈرشپ ہے،وہ بدستور اپنے وعدوں سے پھر جاتے ہیں۔وہ کشمیر میں بھی اپنے وعدے سے پھرے۔کشمیریوں کے ساتھ جوان کے لیڈر نے وعدہ کیا تھا،وہ اس سے بھی پھرے۔

جناب چیئرمین:اس کے متعلق آپ Kashmir Day پر بات کیجئے گا۔

جناب علی محمد خان: ہمارے ساتھ جو Indus Waters Treaty sign کیا ہے،وہ اس سے بھی پھرتے ہیں۔یہ بڑا المیا topic ہے۔اس پر دو گھنٹے بات ہو سکتی ہے۔بہر حال سینیٹر صاحبہ نے جو سوال کیا ہے،ان کی تسلی کے لئے میں یہ بات بتادوں کہ ہم ہر forum پر جارہے ہیں۔Permanent Indus Commission میں اسے take up کیا ہے۔اس کے بعد Government-to-Government بھی take up کریں گے۔اگر ان سے حل نہیں ہوتا تو پھر ہم World Bank جائیں گے،شکریہ۔

جناب چیئرمین:جی سینیٹر فیصل جاوید۔آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر فیصل جاوید: جناب! یہ ایک اہم سوال ہے۔منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اگر وہ ہمیں مختصراً جواب دے سکیں۔کسی بھی ملک کے لئے پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کم از کم چار مہینے ہونی چاہیے۔ہمارے پاس یہ صلاحیت صرف ایک ماہ کی ہے۔اس کو بڑھانے کے لئے Prime Minister نے آنے والے دس سالوں کے لئے دس dam projects launch کئے ہیں۔میں نے ان میں سے خصوصاً مہمند ڈیم کا پوچھنا ہے کہ جس کی capacity 1.293

million acre feet ہےاور وہ بن رہاہے۔منسٹر صاحب اس ڈیم کی deadline اور دیامر بھاشاڈیم پر work status کا بتادیں، شکریہ۔

جناب چیئرمین: اگر Indus Waters Treaty پر بات کرنی ہے تو اس کے لئے fresh question دیں۔جی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جناب! اس کے لئے کوئی fresh question دینے کی ضرورت نہیں ہے۔آگے مہمند ڈیم کے حوالے سے ایک اور question آرہاہے، میں اس میں جواب دے دوں گا۔الحمد للہ ان سب پر کام جاری ہے۔مہمند ڈیم جس نے خیبر پختونخوا کو خوشی کی ایک نوید دی ہے، ہمیشہ اس کے متعلق یہ بات ہوتی تھی کہ کب یہ ڈیم شروع ہوگا۔مہمند قوم کے لوگ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے تھے لیکن مہمند ڈیم شروع نہیں ہوتا تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمران خان صاحب نے مہمند ڈیم پر کام شروع کروایاہے۔ہماری حکومت تو 2023 تک ہے لیکن عمران خان چونکہ سب کا لیڈر ہے، اس لئے انہوں نے آنے والی generation کا سوچاہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔جی سینیٹر محسن عزیز۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! یہ ایک deep question ہے۔میں اس کے لئے سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ کو مبارکباد پیش کرتاہوں۔میرا سوال یہ ہے کہ 1960 میں سندھ طاس معاہدہ ہوا۔1997 میں Baglihar dam کا building plan approve ہوا۔1999 میں پھر اس پر construction شروع ہوئی۔اس وقت کس کی حکومت تھی اور پاکستان کیوں خاموش رہا؟2013 میں Kishenganga dam کا building plan اور 2015 میں اس کا بجٹ approve ہوا۔اس وقت کس کی حکومت تھی؟

جناب چیئرمین: براہ مہربانی short supplementary question کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! دیامر بھاشاڈیم جب approve ہوا تو۔۔۔۔

Mr. Chairman: I suggest that bring a Calling Attention Notice on this matter.

سینیٹر محسن عزیز: میرا سوال ختم ہورہاہے۔انڈیا نے اس وقت اس پر objections raise کئے اور پھر پاکستان نے یہ project, stall کر دیا۔اس پر پاکستان میں کوئی کمیشن کیوں نہیں بنایا گیا؟میں اس پر ابھی ایک کمیشن بنانے کی تجویز دیتاہوں۔یہ جو کہتے ہیں کہ پانی کے مسئلے کی

وجہ سے لڑائی ہو سکتی ہے، بالکل صحیح کہتے ہیں۔ پاکستان کے ساتھ یہ ظلم کس حکومت نے کیا اور اس پر ابھی تک کوئی action کیوں نہیں لیا گیا ہے؟

Mr. Chairman: Yes, Minister of State for Parliamentary Affairs.

جناب علی محمد خان: جناب! یہ ایک سنجیدہ اور دکھ بھرا سوال ہے۔ اگر انڈیا مکمل طور پر کوئی عمل کرے تو اس کے بعد ہم PIC, ICJ یا دوسرے forums پر جائیں لیکن اس وقت ہمارے پاس forum, World Bank ہی کا ہے۔ اگر وہ ہمارے خلاف فیصلے دیں تو پھر بات سمجھ آتی ہے لیکن ہماری طرف سے اگر اس میں مجرمانہ غفلت یا خاموشی ہو جس کی طرف ابھی سینیٹر صاحب اشارہ کر رہے ہیں، وہ بالکل بھی pardonable نہیں ہے۔ جو، جو اس میں involve ہوں، وہ pardonable نہیں ہیں۔ اگر آپ نے 1997 میں Baglihar dam کی بات کی، اگر آپ نے 2013 میں Kishenganga dam کی بات کی تو irony of the fate یہ ہے کہ انڈیا نے جب بھی کوئی ایسا مجرمانہ کام کیا اور اسے اس پر relief دیا گیا تو اتفاق سے ان سالوں میں اسی حضرت کی حکومت تھی جنہوں نے ہندوستان جا کر حریت کانفرنس کے رہنماؤں سے ملنا بھی گوارا نہیں کیا۔ ان کا نام میاں محمد نواز شریف ہے۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کا جواب دیں۔

جناب علی محمد خان: جناب! میں تو سوال کا جواب ہی دے رہا ہوں۔ اب میاں صاحب نے جو کچھ کیا، ان کا جواب ہم تو نہیں دیں گے۔ یہ آپ مسلم لیگ (ن) سے پوچھیں کہ جب آپ کی حکومت ہوتی ہے تو ہندوستان کو ڈیم بنانے کا موقع کیوں ملتا ہے۔ یہ آپ ان سے ضرور پوچھیے گا۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر سعدیہ عباسی۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب! یہ سوال Indus Waters Treaty اور اس کی violations کے متعلق ہے۔ اس کا comprehensive جواب تو آیا ہے لیکن ابھی ہمیں پتا چلا کہ Water Resources کے وزیر مونس الٰہی صاحب ہیں۔ ان کو یہاں موجود ہونا چاہیے تھا۔ یہ مسئلہ کمیٹی میں جائے تاکہ ان کے خدشات، conspiracies اور گالم گلوچ کا جواب مل سکے۔ کمیٹی ممبران وہاں اس پر تفصیلی بات کریں گے۔

جناب چیئرمین! اگر انہیں ماضی میں کوئی conspiracies نظر آرہی ہیں تو موجوہ حکومت کو چاہیے تھا کہ اب وہ حکومت میں ہیں اور وہ تمام conspiracies ختم کر دیں۔ ان کی حکومت کا چوتھا سال مکمل ہو رہا ہے۔ انہوں نے ان تمام conspiracies کو ابھی کیوں undo نہیں کیا؟ میں آپ سے کئی مرتبہ گزارش کر چکی ہوں کہ حکومتی اراکین ایوان میں ذاتیات پر بات کرنا چھوڑ دیں۔ ایوان میں ایسی کوئی بات نہ کی جائے تو اچھا ہوگا۔ میرا ضمنی سوال water treaty کے متعلق ہے۔ فاضل وزیر اس کا جواب دیں۔ اس ایوان میں یہ لوگ اپنی لمبی لمبی تقاریر نہ کریں بلکہ سوالات کا جواب دیا کریں۔

جناب! حکومتی اراکین کو اگر اپنی تقریر کرنی ہے تو یہ forum اس لیے نہیں ہے وہ باہر جائیں اور اپنی بات کریں۔ ہم سوال پوچھتے ہیں اور فاضل وزیر اپنی تقریر شروع کر دیتے ہیں۔ آپ اس سوال کو committee کو بجھوا دیں۔

Let the committee take it up, let the Minister come and give a comprehensive answer as to what happened in the past and what is the current status today. Mr. Chairman! Thank you.

جناب چیئرمین: جی علی محمد خان صاحب۔

جناب علی محمد خان: میں سمجھتا ہوں کہ گالم گلوچ تو کسی نے نہیں کی، ایوان میں کچھ facts پر بات ہوئی اور سینیٹر محسن عزیز صاحب نے پوچھا جب کشن گنگا ڈیم بن رہا تھا اور اس کی planning ہو رہی تھی اور بعد میں اس پر کام شروع ہوا، پھر بگلیہاڑ ڈیم کی planning ہوئی اور اس پر بھی کام کا آغاز ہوا تو اس وقت 1992, 1999, 2014 and 2015 میں ان تمام dams پر کام ہوا۔ میرے ایک فاضل ممبر نے سوال پوچھا تھا کہ اس وقت پاکستان میں کس کی حکومت تھی جب انڈیا ڈیمز پر کام کر رہا تھا اور اُس وقت ہماری حکومتیں کیا کر رہی تھیں۔ میں نے فاضل ممبر کے سوال کا جواب دیا اور کہا کہ اس وقت میاں محمد نواز شریف کی حکومت تھی۔ میری بات اگر سینیٹر سعدیہ عباسی کو بری لگی ہے تو میں کیا کروں؟ آپ کو یہ بات بھی بری لگی کہ ہم یہ سوال نا کریں جو ابھی قائد ایوان نے 5 فروری کی بات کی ہے۔ جب میاں نواز شریف صاحب وزیر اعظم پاکستان تھے تو اس وقت انہوں نے انڈیا سے بات کیوں نہیں کی؟ کیا یہ کوئی گالی ہے۔ یہ ایک سوال ہے۔ تاریخ آپ سے اس

کے بارے میں ضرور پوچھے گی۔ آپ نے کہا کہ وفاقی وزیر مونس الہی صاحب کمیٹی میں آجائیں ۔ جی ضرور وہ تو کمیٹی میں کل آجائیں گے۔ لیکن آپ میاں صاحب کو بھی بلائیں کہ میاں صاحب بھی اپنے حصہ کا جواب دیں۔ آپ نے کیوں ہندوستان کو ڈیمز بنانے کی اجازت دی؟

جناب چیئرمین: جی کمیٹی کو بجھوادیتے ہیں۔ جی سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔ آپ کا سوال کیا ہے؟

*113 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state the Government of Pakistan has recently increased the price of per unit electricity by Rs. 1.39, if so, reasons thereof?

Mr. Muhammad Hammad Azhar: Yes, The said increase has been made in electricity tariff in October 2021 to implement the tariff determined by NEPRA.

NEPRA had determined Annual Rebasing at Rs. 3.34/unit for FY 2020 and the Government only notified Rs.1.95/unit tariff increase against this in February 2021. For the remaining tariff increase of Rs.1.39/unit government provided a subsidy for not passing this to consumers. Now, the same increase has been made to contain the subsidy for this year.

It is highlighted that, even after this tariff increase, the government has to pay a subsidy of Rs. 168 billion for the electricity consumers. Moreover, the same increase is not passed to the lifeline and protected consumers to protect the consumers belonging to low-income households.

The increase in tariff was not aimed at raising revenues for the federal government as it was within the determined consolidated revenue requirement of all the DISCOs. It is also mentioned here the increase in the tariff is warranted due to addition of new power plant to

the system for which capacity payments have to be made by the Government.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! میں نے بجلی کے فی یونٹ میں اضافے کا سوال اٹھایا ہے۔ انہوں نے میرا سوال تسلیم کیا ہے کہ موجودہ حکومت نے بجلی کی قیمت میں 1.95 روپے فی یونٹ کا tariff میں اضافہ کیا ہے۔ 1.95 روپے کا اضافہ تو بجلی کے فی یونٹ میں اضافہ ہے لیکن دسمبر میں 4.74 روپے fuel price adjustment کی مد میں اور جنوری میں 4.30 روپے fuel price adjustment کی مد میں اضافہ کیا گیا تھا۔ جناب! اس وقت ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا میں غریب عوام بہت مشکلات میں ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد! آپ اپنا سوال مختصر کریں۔ پھر علی محمد صاحب بھی تقریر کریں گے۔

سینیٹر مشتاق احمد: ہمارے صوبے میں marble and CNG industries بالکل بیٹھ چکی ہیں۔ میرا سوال ہے کہ آپ نے بجلی چوری، کرپشن، line losses and poor management پر کتنا قابو پایا ہے۔ آپ اس کی اصلاح کی بجائے تمام بوجھ غریب عوام کے اوپر کیوں منتقل کر رہے ہیں؟ دوسری بات، Business Recorder میں ایک خبر آئی ہے کہ GHQ seek 50% rebate for officers. تو کیا یہ خبر درست ہے؟ کیا GHQ نے واقعی 50% رعایت مانگی ہے؟ کیا حکومت یہ رعایت انہیں دے گی؟ اگر حکومت GHQ کو رعایت دے گی تو کیا بوجھ حکومتی وزراء پر منتقل کیا جائے گا یا پھر عوام پر ڈالا جائے گا۔

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Parliamentary Affairs.

Mr. Ali Muhammad Khan: Mr. Chairman! I would humbly request to submit that in the supplementary questions, we should stop playing to the galleries. There is a question which is being played to the galleries; the answer is bound to come. A political question has to have a political answer. Now he is asking me have you reduced and have you zeroed the corruption regarding the

distribution companies and the power generation units. My answer to him straight away, yes, and at the top level yes, because we have employed and we have given the duty to an honourable person who got zero charge of corruption against him and his name is Mr. Hammad Azhar.

کرپشن کا کوئی ایک charge بھی ان پر نہیں ہے۔ ایک non-corrupt and honest man کو ہم نے Minister لگا دیا ہے۔ آپ نے کہا کہ top level پر کیا اس حکومت نے corruption ختم کر دی ہے۔ ابھی کرپشن ختم نہیں ہوئی۔ لیکن ہم نے top level پر ایک بہتر آدمی دے دیا ہے۔ یہ ایک بہت extensive question ہے۔ آپ پوچھ رہے ہیں کہ line losses کے لیے کیا اقدامات کیے گئے ہیں؟ کرپشن کے لیے کیا کیا اقدامات لیے گئے ہیں؟ اس ادارے میں نچلی سطح پر بہت بڑے پیمانے پر corruption ہو رہی ہے۔ ہم مان ہی نہیں سکتے، سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کہیں ایک جگہ پر کنڈا لگا ہو اور وہاں کے locals involve نہ ہوں۔ ہماری حکومت میں بجلی چوری میں involved لوگوں کے خلاف بہت سخت کارروائی کی گئی ہے۔ ہم نے اُن تمام ملازمین کو charge sheet کیا ہے اور نوکریوں سے بھی نکالا ہے۔ ہم اپنے system کو upgrade کر رہے اور جہاں جہاں کنڈا کلچر ہے، جس جس علاقے اور صوبے میں ، میں یہاں کسی جگہ کا نام نہیں لے رہا۔ ماضی میں کچھ ایسے Ministers بھی کہتے رہے کہ جناب یہ تو چوری کرتے ہیں۔ یہ ایک بہت غلط بات ہے ۔ چور چور ہوتا ہے۔ میں نے اُس زمانے میں Lower House میں بات کی تھی اور آج اس ایوان میں بھی بات کر رہا ہوں، چور چور ہوتا ہے ، نہ وہ پشتون ہوتا ہے نہ وہ پنجابی ہوتا ہے نہ بلوچ ہوتا ہے اور نہ وہ سندھی ہوتا ہے۔ ہمیں کسی علاقے اور صوبے کی بات نہیں کرنی چاہیے۔ ہم وہاں four core cables لے کر آئیں ہیں جو ایک insulated cable ہے تاکہ اگر کوئی وہاں کنڈا لگائے بھی تو اس کی اتنی زیادہ insulation ہوتی ہے کہ they have to actually go and cut out the insulation from it تو اس کے سد باب کے لیے ہم نے special wire کی installation کرنا شروع کر دی ہیں۔ یہ ایک بہت لمبا process ہے اور ہماری حکومت اس

پر بہت تیزی سے کام مکمل کر رہی ہے۔ آپ نے GHQ کے Officers کے متعلق relief کی بات کی ہے تو میرے پاس اس بارے میں کوئی information نہیں ہے اور نہ ہی آپ نے اپنے سوال میں اس بارے میں کچھ پوچھا تھا۔ آپ اس سے متعلق ایک specific question ڈال دیں اور law کے مطابق اُس کا جواب آپ کو مل جائے گا۔ کسی کو کوئی extra relief نہیں دیا جارہا۔ تمام پاکستانی قانون کی نظر میں برابر ہیں۔ عمران خان ایک پاکستان کی بات کرتے ہیں۔ آپ کا سوال NEPRA کی charging کے بارے میں تھا۔ آپ نے پوچھا کے حکومت نے اس پر کتنا relief دیا ہے۔ آپ main question ادھر کا کرتے ہیں اور ضمنی سوال آپ کچھ اور پوچھ لیتے ہیں۔ آپ کیا relief دے رہے ہیں۔ مجھے کیا پتا کہ انہیں کیا ملا۔ آپ اس کے لیے ایک fresh question لے کر آئیں۔ خدارا! میری آپ سے درخواست ہے سوالات میں ہم سیاست نہ کریں ۔ اپوزیشن بھی سیاست نہ کرے اور ہم بھی سیاست نہ کریں۔ آپ specific question کریں اور ہم آپ کو specific answer دیں گے۔ اگر آپ سیاست کریں گے تو ہم بھی سیاست دان ہیں اور ہمیں بھی اس کا جواب دینا آتا ہے۔ عمران خان وہ واحد سیاست دان ہیں جنہوں نے تن و تنہا سب کا مقابلہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عابدہ عظیم صاحبہ۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

سینیٹر عابدہ محمد عظیم: جی میرا ایک ضمنی سوال ہے۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ پٹرول کی طرح بجلی کی قیمتیں بڑھانے کے لیے IMF سے کیا معاہدہ ہوا ہے؟

جناب چیئرمین: جی علی محمد صاحب۔

جناب علی محمد خان: بجلی کی قیمتوں میں کچھ تو per month increase اس میں ہونی ہے کچھ کو وزیر اعظم، عمران خان صاحب allow کرتے ہیں اور کچھ کو نہیں کرتے اور ابھی حال ہی میں ایک increase کی ایک summary آئی تھی لیکن بہر حال ہم IMF Programme میں گئے ہیں تو اس کے مطابق ہمیں جانا پڑتا ہے اور جو fiscal discipline rules ہیں اسے ہمیں follow کرنا پڑتا ہے۔ تمام فیصلے پاکستان کے مفاد میں لیے جاتے ہیں۔ موجودہ سوال کے بارے میں کسی ممبر نے نہیں پوچھا؟ انہیں پتا ہے کہ حکومت نے ایک بہت بڑا relief دیا ہے۔ NEPRA نے 3.34 روپے کا اضافہ تجویز کیا تھا کہ آپ 3.34 روپے per

unit کا اضافہ کریں اور end consumer سے وصول کریں۔ ہماری حکومت نے کیا کیا؟ ہم نے 1.95 کا اضافہ تو charge کیا لیکن 1.39 روپے کا relief بھی عوام کو دیا۔ حکومت نے اس مد میں 168 روپے کی subsidy دی۔ ہم نے تمام بوجھ خود برداشت کیا اور عوام کو relief مہیا کیا۔ دوسری بات، اس وقت جو lifeline consumers ہیں اور ہمارا غریب آدمی جس کا 50 یونٹ یا پھر اس سے بھی کم بجلی کا استعمال کرتا ہے تو اس پر 3.34 روپے کے اضافے کا اطلاق نہیں کیا جا رہا۔ میں ایک آخری بات کر کے مکمل کر لیتا ہوں کہ فروری سے نومبر تک ہم نے آپ کو یہ relief دیا ہے اور اس مد میں 168 ارب روپے کی subsidy بنتی ہے۔ اسی طرح دوبارہ ایک package آئے گا جس کا اطلاق February onwards ہوگا۔ ہم ایک مرتبہ پھر عوام کو relief دیں گے۔ ہم کوشش کریں گے کہ ایک مرتبہ پھر غریب کو کم سے کم بوجھ برداشت کرنا پڑے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: شکریہ، جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب کے سامنے ایک ظلم اور زیادتی کی داستان سنانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر ہدایت اللہ خان! اس کے لیے آپ کوئی اور tool ایوان میں لے آئیں۔ سینیٹر صاحب اس سوال میں یہ بات نہیں پوچھی جا سکتی۔ جی ہدایت اللہ خان! آپ وزیر صاحب کو بل کی کاپی دے دیں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: یہ آدمی میرے پاس آیا تھا اور اس کا hotel کا کاروبار ہے اور اس کا hotel air conditioned بھی نہیں ہے ایک عام hotel ہے۔ نومبر کے مہینے میں اس کا بہت زیادہ بل آیا تھا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر صاحب اس معاملے کا اس ایوان میں کیا کام ہے۔ کیا سینیٹ اس کام کے لیے رہ گیا ہے؟ آپ اس کو وزیر صاحب کو دے دیں اور وقت ضائع نہ کریں۔ پلیز۔ آپ یہ بل وزیر صاحب کو دے دیں۔ شکریہ۔ جی، سینیٹر اعجاز احمد چوہدری۔

*114 Senator Ejaz Ahmad Chaudhary: Will the Minister for the Water Resources be pleased to state:

(a) number of the dams constructed / under construction during the last two years; and

(b) whether there is any proposal under consideration to construct additional dames in Pakistan to manage acute shortage of the water across country?

Mr. Moonis Elahi: Federal Government is providing funds for construction of various small, medium, large and delay action/recharge dam projects in the country through Federal Public Sector Development Program. These projects aim to provide water for irrigation/ agriculture, and drinking purposes. These projects are being implemented by WAPDA and Irrigation Departments of four provinces beside Public Health Engineering Department, Balochistan.

It is apprised that 27 Nos. dams have been completed/laid off from PSDP in last two years which add storage of 68,939 Acre Feet in various districts of Balochistan. Detail is at Annex-A.

List of ongoing small, medium, large and delay action dams is at Annex-B, which are at various stage of implementation and will further add storage of 9.016 MAF.

(b) At present, combined storage capacity of Mangla, Tarbela and Chashma Reservoirs is 14.349 MAF. After completion of ongoing projects i.e. Mohmand, Diamer Basha and Nai Gaj Dams, the gross storage capacity will be increased to 23.988 MAF.

WAPDA is working on a comprehensive plan to construct new dams to store water during high flow season and utilise the same during dry season.

Detail of projects under consideration to manage acute water shortage in the country is attached at Annex-C.

Annex-A

Sr.No	Name of Project	Approval Status	Total Cost	Live Storage (Acre-Feet)	Command Area in acres
1	2	3	4	5	6
2	Abato, Daisara & Sanzala Dam, Chaman	CDWP 19.9.17	264.341	3084	960
3	Construction of Bhundaro Storage Dam, Anjira Zehri area District Khuzdar	CDWP 29.03.2018	400	2,304	1600
4	Construction of Dosi Dam Pasni Area Gwadar	CDWP 29.03.2018	475.904	16,000	8500
5	Construction of Garah Storage Dam, Tehsil Wadh, Dist Khuzdar	CDWP 29.03.2018	462.16	22,000	1000
6	Construction of Anjeeri Storage/Delay Action Dam District Nushki	DDWP 28.01.2020	119	900	2965
7	Construction of Azdha Khol Storage/Delay Actin Dam District Chagai & Nushki	DDWP 28.01.2020	123	670	1200
8	Construction of Baghi Storage/Delay Action Dam Kishingi Area, District Naushki	DDWP 01.11.19	110	592	3000
9	Construction of Bugmcadwn Storage/Delay Action Dam District Chagai	DDWP 28.01.2020	221	1950	2300
10	Construction of Delay Action Dam at Hannaorak, Quetta	DDWP 28.01.2020	100	174	490
11	Construction of Delay Action Dam at Saraghunrgai District Quetta	DDWP 28.01.2020	50	184	40
12	Construction of Delay Action Dam at Westren bypass Akhtarabad, Quetta	DDWP 28.01.2020	50	119.3	425
	Construction of Delay	DDWP			

13	Construction of Delay Action Dams in Siaro Hazar Ganji Nll Area of District Khuzdar	28.01.2020	162.385	3,174	1600
14	Construction of Gendar Storage/Delay Action Dam Kishing Area Nushki	DDWP 28.01.2020	150	750	1800
15	Construction of Jatti Small Storage Dam Lop Area Wadh District Khuzdar	DDWP 28.01.2020	70	210	2965
16	Construction of Juli Storage/Delay Action Dam District Chagai	DDWP 28.01.2020	244.74	210	600
17	Construction of Karudi Storage/Delay Action Dam District Chagai	DDWP 28.01.2020	131	2010	2200
18	Construction of Koh-e-Mahium Storage/Delay Action Dam in District Chagi	DDWP 01.11.19	350	2021	9200
19	Construction of Mashkicha Storage/Delay Action Dam District Chagai	DDWP 28.01.2020	158	1,300	2222
20	Construction of Mashraqi Koh-e-Sultan Storage Delay Action Dam at District chagai	DDWP 28.01.2020	80	1,515	2010
21	Construction of Peer Bari Storage Dam at Kach, District Khuzdar	DDWP 01.11.19	128.5	210	650
22	Construction of Posti Storage/Delay Action Dam at Boolo Arbab in District Chagai	DDWP 28.01.2020	123.13	1,720	2500

23	Construction of Small Storage Dam at Sardari Goz Darkhalo, Tehsil Wadh, District Khuzdar	DDWP 01.11.19	80	219	1100
24	Construction of Small Storge Dam Kunji Ferzabad District Khuzdar	DDWP 28.01.2020	46.3	2021	600
25	Construction of Small Storage Dam Shank Teshil Wadh District Khuzdar	DDWP 28.01.2020	60	230	1100
26	Development of Water Resouces by construction of Small Dams in District Zhob Balochistan	DDWP 01.11.19	480	5,372	9508
27	Extension of Zandera Karez System along with Excavation & Contruction of conduct channel village Zandera, District Ziarat	CDWP 29.1.2020	80.465	0	1500
	Total		**4,719.93**	**68,939**	**62,035**

Annex-B

Rs in Million

Sr.No	Name of Project	Location	Total cost	Allocation	Storage Capacity (Acre-Ft)	Command Area
1	2	3	4	5	8	
1	Construction of 10 Nos Small Storage Check dams Arenji Area, Wadh District Khuzdar	District Khuzdar	504.430	194.400	6,334	2,500
2	Constrcution of 100 Dams in District Areas/Districts of Balochistan (Package-IV)	Multiple districts of Balochistan	13,512.725	500.000	144,267	54,284
3	Construction of 100 Small Dams in Balochistan (Package-III 20 Dams)	Multiple districts of Balochistan	8,867.283	500.000	117,026	58,284
4	Construction of 100 Small Dams in Tehsil Dobandi, Gulistan	District Killa Abdullah	1,591.568	62.086	8,382	10,603
5	Construction of 20 Nos Small Dams in KP	Multiple districts of KP	4,363.062	601.877	67,780	43,277
6	Construction of 200 Dams in Killa Abd, Gulistan and Dobandi Tehsil	Gulistan and Dobandi Tehsils, Killa Abdullah	2,937.520	800.000	44,990	33,023
7	Constrcution of Basool DamThsil Ormara, District Gawadar	District Gwadar	18,679.890	1,000.000	21,612	6,650
8	Construction of Delay Action Dam at Zarkhune District Quetta	District Quetta	100.000	70.000	226	500
9	Construction of Ghabir Dam Chakwal.	District Chakwal.	5,655.493	2,000.000	26,000	15,000
10	Construction of Khattak Banda Dam , Shakar Dara District Kohat	District Kohat	1,460.540	602.192	4,988	2,200
11	Construction of Makh Banda Dam, District Karak	District Karak	814.520	350.000	693	725
12	Construction of Mangi Dam, Quetta	District Quetta	9,334.078	100.000	25,732	8.1 MGD
13	Construction of Mara Tangi Dam District Loralai	District Loralai	1,969.903	50.000	16,510	7,500
14	Construction of Pezu Dam Project District Lakhi Marwat	District Lakhi Marwat	758.462	300.000	1,306	867
15	Construction of Sanam, Palai and Kundal Dams	District Swabi	4,282.113	400.000	833	2,150
16	Construction of Sari Kalah Delay Action Dam in U/C Raskoh District Kharan	District Kharan	510.000	343.000	3,170	1,250
17	Construction of Small Dams in District Mansehra	District Mansehra	2,885.644	855.644	3,188	18,500
18	Construction of Small Dams in Khuzdar	District Khuzdar	1,000.000	304.950	8,891	1,600
19	Construction of Small Storage Dams, Delay Action Dams, Recharge Weirs and I.S.S.O Barriers in Sindh	Multiple districts of Sindh	12,211.000	3,000.000	460,000	342,614
20	Construction of Winder Dam, District Lasbela	District Lasbela	15,230.760	3,000.000	36,167	10,000
21	Darwat Dam Projet Jamshoro.	District Jamshoro.	10,111.310	678.173	121,790	25,000
22	Diamer Basha Dam Project (Dam Part)	Chilas	479,686.000	8,500.000	6,400,000	35,924

25	Garuk Storage Dam District Kharan	District Kharan	9,500.000	300.000	24,895	12,500
26	Increasing storage capacity and Improvement of Command Area of Tanda Dam	District Kohat	2,545.550	300.000	71,577	30,372
27	Kurram Tangi Multipurpose Dam Storage-I (Keitu Weir Irrigation & Power) Poject North Waziristan Agency (FATA)	North Waziristan	21,059.260	3,000.000	0	12,300
28	Mohmand Multipurpose Dam Project	Mohmand	309,558.380	9,023.869	676,000	16,737
29	Nai Gaj Dam Project Dadu (Sindh)	District Dadu	46,980.350	3,000.000	160,000	28,800
30	Naulong Storage Dam Project Jhal Magsi	Jhal Magsi	28,465.000	50.00	37,000	47,000
31	Raising of Baran Dam	District Bannu	5,156.330	400.000	100,000	61,727
33	Construction of 05 Nos. of Dams in District Loralai	District Loralai	499.591	15.000	2,884	8,000
34	Construction fo 06 Nos. Dams in District Zhob & Sherani (Feasibility)	District Zhob & Sherani	1,544.741	15.000	7,611	3,600
35	Construction of Asreli Storage Dam Sui, Dera Bugti (Feasibility)	District Dera Bugti	496.338	15.000	14,900	6,000
36	Construction of Awaran Dam (SB)	District Awaran	14,869.937	1,500.000	93,881	29,652
37	Construction of Chashama Akhora Khel Dam, Karak	District Karak	1,865.000	200.000	3,997	3,100
38	Construction of Dinar Dam Killa Abd	District Killa Abdullah	602.856	15.000	4,681	1,700
39	Construction of Gish Kaur Storage Dam, Kach (SB)	District Kach	11,789.592	800.000	45,805	13,800
40	Constructionof Hekanog Delay Action Dam (SB)	District Kach	285.000	100.000	1,069	1,350
41	Constrution f Maserag Delay Action Dam (SB)	District Kach	390.500	100.000	1,580	825
42	Construction of Panjgur Storage Dam (SB)	District, Panjgur	12,870.711	1,700.000	60,754	24,711
43	Construction of Papin Dam, Rawalpindi	District Rawalpindi	5,308.000	1,654.000	48,600	20,000
44	Construction of Pharaho Delay Action Dam Dera Bugti (Feasibility)	District Dera Bugti	294.230	10.000	1,500	3,500
45	Construction of Sarozai Dam, Hangu	District Hangu	715.100	200.000	2,709	1,030
46	Construction of Shehzanik Dam, in District (Gwadar) (SB)	District Gwadar	2,630.293	400.000	35,129	8,444
47	Construction ofSmall Dams in Districts Ziarat (Feasibility)	Districts Ziarat	1,547.412	15.000	4,458	3,800
48	Construction of Small Dam Storage/ Delay action Dams, Khuzdar	District Khuzdar	3,056.075	300.000	45,814	198,969
49	Construction of Sunni Gar Dam (SB)	District Khuzdar	4,456.462	800.000	21,670	8,896
50	Construction of Talango Pir Koh Area Delay Action Dam Dera Bugti	District Dera Bugti	318.720	10.000	1,020	3,000
51	Constructionof Topak Dam (SB)	District Kach	1,248.877	500.000	21,313	1,408
52	Construction of Torawari Dam Project District Hangu	District Hangu	3,486.801	100.000	6,323	7,000
53	Construction of Tuk Storage Ram Tehsil Wadh in District Khuzdar	District Khuzdar	326.290	15.000	1,600	1,500
	Total		**1,088,333.697**	**48,750.191**	**9,016,655**	**1,232,172**

Annex-C

Sr. No	Project Name	Location	Gross Storage (MAF) / Installed Capacity (MW)	Status
READY FOR IMPLEMENTATION PROJECTS				
i.	Naulong Dam	Mula River at Sunt, Balochistan	0.242	• ECNEC in its meeting held on 26.03.2020 has approved the updated 2nd Revised PC-I (prepared on the basis of 80% proposed funding by ADB and 20% by GOP/GoB) amounting to Rs. 28,465 Million including FEC of Rs. 6,927 Million with the direction that: (i) Command Area Development Works will be included in current PC-I cost and will be executed by WAPDA. (ii) Modified PC-I of the Project will be prepared on fast track basis. (iii) Economic Affairs Division may initiate negotiations with ADB for funding of the Project, which however will be finalized after approval of modified PC-I. • Modified 2nd Revised PC-I amounting to Rs. 39,944 Million is under approval process for approval of ECNEC
UNDER PLANNING PROJECTS				
1.	Kurram Tangi Dam (Stage-II)	Kurram River in North Waziristan – KP	1.20 / 64.5	• The PC-II Proforma for Updation of Feasibility Study & Detailed Engineering Design of Kurram Tangi Integrated Water Resources Development Project (KTDP Stage-II) has been approved by CDWP on 05.06.2021. • For the updation of Feasibility Study under US $ 1.8 Million TRTA grant, Consultants (DOLSAR JV) have been hired by ADB and Consultancy Services commenced on 08.04.2021. • EOI for hiring of Consultants for DED was published on 03.11.2021. Evaluation is under process.
2.	Hingol Dam	Hingol River, Lasbela, District of Balochistan	1.206	• Feasibility and Detailed Engineering Design studies of original site (Aghor) completed in 1992 & 2009, respectively. • Due to objections raised by Hindu Community, the site was shifted 16 km upstream of Aghor. • Updated PC-II for Detailed Engineering Design of Hingol Dam Project (New Site) approved by DDWP on 10.08.2020. • Consultant is likely to be mobilized in February 2022.
3.	Shyok Dam	Shyok River, Skardu Gilgit-Baltistan	8.5 / 640	• Feasibility Report is under finalization
4.	Chiniot Dam	On River Chenab, between Chiniot and Chenab Nagar	0.90/80	• Feasibility Study Completed in February 2019. • PC-II for Detailed Engineering Design DDWP approved by DDWP on 17.06.2020 @ Rs 533.303 million. • Eight (08) No. Firms / JV submitted their RFP (Technical & Financial) on 01.11.2021. Evaluation of Technical Proposal is in process.
5.	Murunj Dam Project	Across Kaha Nullah at about 116 km West of Distt. Rajanpur, Punjab.	0.800	• Consultants have been mobilized w.e.f. 05.06.2020. • Geotechnical investigations & Geological mapping at Darrah site completed. • Geotechnical investigations & Geological mapping at Mud Kund site in progress. • Social and Environmental studies have been completed. • Progress of study is 52%.
6.	Dudhnial Dam Multi-	On Neelum River, 103 km North East of	1.38 / 960	• DDWP principally approved the Project on 17.06.2020.

	Purpose Project	Muzaffarabad in AJ&K		
7.	Sindh Barrage	180 km downstream of Kotri	2.00	• PC-II for Feasibility Study amounting to Rs. 327.528 Million was approved by DDWP. • The study is under process
8.	Tank Zam Dam	Tank Zam River near Hinis Tangi, D.I.Khan – KP	0.345 / 25.4	
9.	Bara Dam	Bara River, Khyber Agency, FATA	0.085 / 5.8	• Feasibility Study completed in 2008. • Merged Areas Secretariat requested WAPDA on 05.04.2019 to submit the Project PC-II so that the project may be included in the Merged Areas Development Plan. In compliance, PC-II was submitted on 11.04.2019 with the request for inclusion and financing of the project from development plan of merged areas. • Govt. of KP was requested on 06.05.2019 to consider funding the project study in the fiscal year 2019-20, so that PC-II Proforma of the project could be re-submitted to MoWR for consideration, however, response is still awaited.
10.	Bhimber Dam Project	District Bhimber, Azad Kashmir	0.040	• PC-II Profroma for Feasibility Study, Detailed Engineering Design, Tender Documents & PC-I have been prepared by WAPDA, which is under finalization.
11.	Daraban Zam Dam Project	69 km from D.I Khan on Khora River in KP	0.069	Detailed Engineering Design of the Project and PC-I under consideration in WAPDA
12.	Akhori Dam	Haro River in District Attock – Punjab.	7.6 / 600	• Feasibility Study completed

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر اعجاز احمد چوہدری: جناب چیئرمین ! میری لمبی تقریر ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں تو آگے کسی اور کو موقع دیں۔

سینیٹر اعجاز احمد چوہدری: چلیں میں مختصر کرلیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: Supplementary سوال کریں۔

سینیٹر اعجاز احمد چوہدری: ٹھیک ہے supplementary کرلیتا ہوں۔

گرچہ میں سوختہ ساماں ہوں تو یہ روز سیاہ
خود دکھایا ہے مرے گھر کے چراغوں نے مجھے

میرے دل کے سب سے زیادہ قریب جو بات ہے وہ یہ ہے جو پاکستان کے اندر پانی کا مسئلہ ہے۔ یہ وہ ملک ہے جو قدرت کی نعمتوں سے مالا مال ہے اور دنیا کے بہترین علاقے، پہاڑ، دریا، ندیاں، میدان اور صحرا ہیں۔ جو نعمت بھی انسان اپنے لیے سوچ سکتا ہے وہ اس ملک میں موجود ہے لیکن ہمارے پاس 29 days کا پانی ہے۔ آپ اندازہ فرمایے قائداعظم محمد علی جناح نے یہ فرمایا

تھا، چونکہ آج Kashmir کی بھی بات ہوئی ہے اور 5th February بھی آ رہا ہے کہ Kashmir ہماری شاہ رگ ہے۔ لوگوں نے سمجھا کہ قائد اعظم نے کوئی ادیبانہ بات کی ہے کوئی شاعرانہ بات کی ہے۔ قائد اعظم بہت visionary اور بہت دور کی دیکھنے کی صلاحیت رکھتے تھے، دیوار کے پار دیکھنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ ہمارے سارے دریا کشمیر سے آتے ہیں اور ابھی سینیٹر۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب یہ Question hour ہے تھوڑی سی مہربانی کریں۔ میری گزارش ہے اس پر آپ پھر کوئی motion لائیں، کوئی calling attention لائیں کوئی tool لائیں۔

سینیٹر اعجاز احمد چوہدری: اصل میں بڑا بھائی بات بھی نہیں کر سکتا جی! اس کو چھوٹے بھائیوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ میں Engineer بھی ہوں اور 1956 میں کالا باغ ڈیم کی feasibility بنی اس کا میں ذکر نہیں کرنا چاہتا، پارلیمنٹ میں اس کا ذکر کرنا گناہ ہے۔ کوئی متبادل ڈیم تو بننے چاہیے تھے۔ جو پچاس برس تک اس ملک میں نہ ہو سکا۔ یہ میرا سوال ہے آپ نے یہ تین دریا بھارت کو بیچ دیئے۔

قومے فروختند وچہ ارزاں فروختند

چنانچہ میرا سوال یہی ہے کہ جناب وزیر بتائیں کہ جو ماضی میں اس ملک کے ساتھ کھلواڑ ہوا ہے اس کے مقابلے میں آج کی حکومت جس میں آج کے وزیر اعظم کا دعواہ ہے کہ وہ پانچ سال کے لئے leadership provide نہیں کر رہا ہے وہ آئندہ نسلوں کے لیے قیادت کا فرض سرانجام دے رہے ہیں۔ میں اس کا عملی نمونہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ بہتر یہ تھا، میں اتفاق کرتا ہوں کہ وزیر موصوف کو یہاں پر ہونا چاہیئے تھا۔ یہ بہت بھاری ذمہ داری یہ جو علی محمد خان صاحب یہاں پر ادا کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی علی محمد خان صاحب۔

جناب علی محمد خان: آپ نے جو داستان چھوٹی سی سنائی ہے میں اس پر کیا کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہمارے ماضی کی حکمرانوں کو dams بنانے کی سوچ نہیں آ سکی تو پھر قدرت نے ان کے ساتھ کیا ہے وہ بھی آپ نے دیکھ لیا ہے۔ کوئی ادھر ہے کوئی ادھر ہے کوئی باہر ہے۔ چھوڑیں اس پر سیاسی بات ہو جائے گی۔ میں صرف یہ آپ کو کہنا چاہوں گا۔

(مداخلت)

جناب علی محمد خان: پاکستان واپس آ جائیں۔ اپنے کیے کا جواب دیں۔ عدالتیں آپ کو بلا رہی ہیں کوئی کہتا ہے کہ میرے پاکستان سے باہر کیا ملک کے اندر کوئی property نہیں ہے وہ property نکل آتی ہے۔

جناب چیئرمین: اس کا اس question سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب علی محمد خان: اسی سے تو تعلق ہے، یا تو آپ dam بنا رہے تھے وہ اپنے dam بنا رہے تھے اپنے پیسوں کے dam بنا رہے تھے۔ اپنے اثاثے بڑھا رہے تھے۔ آپ نے پوچھا کہ حکومت کیا کر رہی ہے۔ اس وقت جو آپ کی حکومت dams and water کے لیے کر رہی ہے دنیا اس کو acknowledge کر رہی ہے آپ کا billion trees tsunami کا جو project ہے اس کو دنیا کے سب بڑے forums نے world bank سے لے کے world economic forum سے لے کے دنیا کی ہر International organization نے اس کو recognize کیا ہے۔ ایک brand leader کے طور پر آپ کا وزیر اعظم سامنے آگیا ہے۔ ان کو recognize کیا جا رہا ہے کہ کل جس طرح میں نے آپ کو ایک briefing دی تھی کہ Pakistan جو ہے The Economist magazine کے مطابق top three countries میں ہے post-Covid کے بعد کی صورتحال کو tackle کرنے میں۔ تو اس میں جو آپ کر رہے ہیں آپ بڑے dam بنا رہے ہیں۔ آپ درخت لگا رہے ہیں, آپ اپنے پانی کو بچا رہے ہیں، آپ اپنے banks کو بچا رہے ہیں، آپ اپنے water tables کو بڑھا رہے ہیں اور پوری detail ہم نے آپ کو دے دی ہے۔

Mr. Chairman: Thank you sir. Honourable Senator Danesh Kumar, supplementary question please.

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب اور آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ میرا ایک بہت ہی valid question ہے۔ جب public finance management bill آیا تو public finance management bill میں یہ تھا کہ کوئی بھی آپ project start کریں گے تو اس میں allocation at least

20% ہو گی۔ میں اب آتا ہوں کہ بلوچستان کے ساتھ کس طرح دھاندلی ہو رہی ہے اور میں چاہوں گا کہ منسٹر صاحب اس پر مجھے جواب دیں۔ دھاندلی اس طرح ہو رہی ہے کہ آپ دیکھیں یہ جو جواب دیا ہے Annexure B Construction of 100 Dams in Districts of Baluchistan, project ہے اور تیرہ ارب روپے کا allocation پچاس کروڑ 3%.Hundred small dams Gulistan Qilla Abdullah یہ 1.5 Billion کا ہے اور اس کی allocation 3% ہے۔ Dosi Dam 18.5 Billion کا ہے اور Gawadar allocation 1 Billion, 3.5%. Mangi Dam یہ ہے Quetta 9.30 Billion کا، 9ارب روپے کا اور allocation دس کروڑ تقریباً . Mara Tangi Dam Loralai 1% دو ارب روپے کا ہے اور allocation 5 million ہے جو کہ 2.5% ہے۔ Construction of Winder Dam, District Lasbela پندرہ ارب کا ہے اور allocation تین ارب ہے۔ Naulong Dam, Jhal Magsi آپ دیکھیں یہ گزشتہ۔۔۔

جناب چیئرمین : Specific question کریں۔ کیا چاہیے وہ بتائیں۔ آپ اس طرح اس پر calling attention لے آئیں۔

سینیٹر دنیش کمار: میں یہی کہہ رہا ہوں۔ Naulong Dam پر 28 ارب روپے اور اس کے لئے پانچ کروڑ، اسی طرح سے جتنے بھی dam ہیں بلوچستان کے ان پر 1-3% رکھا گیا ہے۔ میرا question ہے کہ منسٹر صاحب بتائیں کہ بلوچستان کے ساتھ دھاندلی اور مذاق کیوں؟ کیوں صرف ہمارا دل خوش کرنے کے لئے اتنے لمبے چوڑے dam رکھے جا رہے ہیں اور ان کی allocation صرف .1-3% جناب اعلیٰ یہ سارا ایوان سن رہا ہے یہ ہمارے لئے alarming situation ہے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب کیوں allocation کم رکھی ہے؟

جناب علی محمد خان: دیکھیں یہاں سوال کیا جاتا ہے اس لئے تا کہ آپ کو اس کا political mileage ملے ۔اس کا نقصان ملک کی وحدت یا Federation کو ہوتا ہے۔ آپ ایسی بات کیوں کرتے ہیں جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ

یہاں Federal میں بیٹھ کے یہاں کا جو منسٹر ہے یا منسٹری ہے وہ ایک صوبے کی منسٹری ہے یا ان کا کسی صوبے سے ان کا کوئی عناد ہے۔ یہ ایک common sense کی بات ہے ایک project ہوتا ہے for example 10 Billion rupees کا ایک project ہے اس کو آپ اس سال PSDP میں دس ارب نہیں دیتے۔ آپ اس کو اس سال دس پندرہ کروڑ دے دیتے ہیں تاکہ ongoing project ہو جیسے ہی کام شروع ہوتا ہے even یہ بھی آپ کے پاس ہے کہ بیچ میں جیسے ہی آپ کو ضرورت ہوتی ہے اگر وہ ان کو پیسے allocate ہو گئے ہیں انہوں نے وہ کام کر لیا ہے ان کو مزید grant دے دی جاتی ہے تو mid-year میں بھی وہ آپ کو مل سکتا ہے۔ میں آپ کو ایک example دیتا ہوں۔ سب سے پہلے تو میں Honourable Senator صاحب کی اس بات سے agree نہیں کرتا ہوں ان کو تسلی اور ان کو حکومت کی طرف سے guarantee دینا چاہتا ہوں کہ بلوچستان، سندھ ہو یا خیبر پختونخوا ہو کسی بھی صوبے جہاں زیادہ تر dams کے جو projects ہیں جو اس وقت ongoing process ہے جو بلوچستان یا خیبر پختونخوا میں یا جو Northern areas میں ہیں کسی بھی جگہ کوئی blue-eyed نہیں ہے کہ اس کو دینا ہے اور اس کو نہیں دینا لیکن جب allocate کرتے ہیں for example Mohmand dam کا ہے آپ کو بتا دیتا ہوں total cost کتنی ہے؟ 309, 558.380 million اس میں سے allocation کتنا ہوا ہے؟ 9023.869 تو تین سو نو میں سے 9023 تو یہ کتنا allocate ہوا؟ جتنا allocate کیا جاتا ہے وہ اپنی ضرورت کے مطابق ہوتا ہے تو جس طرح Mohmand dam ہے یا بڑے dam ہیں اس طرح آپ کے علاقے کے بھی جو dams ہیں جتنی ضرورت ہوتی ہے allocate کیا جاتا ہے اگر ان کو مزید بھی ضرورت ہے ان کو دیا جائے گا کوئی امتیازی سلوک نہیں ہے جی۔ بالکل کوئی امتیازی سلوک نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: سینٹر کیسٹو بائی.please supplementary

سینیٹر کیسٹو بائی: Thank you Mr. Chairman! ڈیم ہم تب ہی بنا سکتے ہیں جب ہمارے پاس extra water ہو کیونکہ سندھ اور بلوچستان کو اپنے حصے کا پانی بھی نہیں مل رہا۔ سندھ کی تو 50% سے زیادہ زمین بنجر ہو گئی ہے۔ Agricultural country ہونے

کے باوجود بھی ہم زراعت اتنا نہیں اگا سکتے جو پاکستانی عوام کے لئے پوری ہو سکے۔ منسٹر صاحب کو میں یہ تجویز دینا چاہتی ہوں کہ اگر آپ کو dam بنانے ہیں تو اس طرح بنائیں جس طرح Tharparkar میں سندھ government نے بنائے ہیں۔ کم از کم اتنا پانی اس میں ہوتا ہے کہ اگلے ایک سال تک پانی اس میں چل جاتا ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور۔

جناب علی محمد خان: جی ان کا جو سوال ہے لیکن بصد احترام بڑی شائستگی سے ایک بات میں کروں گا تاکہ ان کو غصہ نہ آئے۔ پہلے میں ان کے سامنے figures رکھ دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ پانی کی تقسیم۔ اس پر ایک علیحدہ سوال بنتا ہے کہ کیا سندھ یا بلوچستان کو ان کے حصے کے مطابق پانی دیا جا رہا ہے یا نہیں دیا جا رہا۔ اس پر تو separate question بنتا ہے کیونکہ یہ dams کے حوالے سے ہے لیکن ایک میں ان کو بتا دیتا ہوں کہ اس وقت آپ کا، جواب میں ویسے ہم نے آپ کو بتایا بھی ہے کہ جو آپ کا منگلا، اور تربیلا ہے جو بڑے ہمارے reservoirs ہیں چشمہ reservoir کو ملا کے 14.349 million فی ایکڑ فٹ ان کی capacity ہے۔ اس وقت جب ہمارے یہ Diamer Basha, Mohamand and Nai Gaj یہ جب بن جائیں گے یہ بڑھ جائے گا 23.988 تک۔ ہمارے پاس پانی ہے، ایسا نہیں ہے کہ پانی نہیں لیکن چونکہ storage capacity نہیں ہے اور وہ دریا سندھ سے بہہ جاتا ہے۔ میں نے 1947 کا بتایا کہ اس وقت راوی، ستلج اور بیاس میں 29 ملین ایکڑ فٹ پانی تھا، اب آپ کے پاس دو ملین ایکڑ فٹ ہے، یہ ہندوستان کی کرم فرمائی ہے، انہوں نے یہ کارنامہ کیا ہے۔ چناب، جہلم اور انڈس میں 144 ملین ایکڑ فٹ پانی ہے، جب مہمند اور باقی سارے ڈیم بن جائیں گے تو اس کی storage capacity 23 MAF تک پہنچ جائی گی، اس وقت 144 ایکڑ فٹ پانی موجود ہے۔ اگر ہم dams بڑھا دیں تو پانی کا مسئلہ حل ہو جائے گا، کھیت سیراب ہوں گے، تھر کو بھی پانی ملے گا اور ان شاء اللہ electrification کے لیے بھی پانی ملے گا۔ البتہ ایک بات ہے کہ عمران خان صاحب کی حکومت کو ساڑھے تین سال ہو گئے ہیں اور ان شاء اللہ 2023 میں دوبارہ ہماری حکومت آئے گی، ہم نے پہلی حکومت میں مہمند ڈیم start کر دیا ہے، یہ بہت بڑا project ہے۔ پیپلز پارٹی نے ملک میں چار

مرتبہ حکومت کی انہوں نے ایک بھی بڑا ڈیم startکیا ہو تو مجھے بتائیں تاکہ میری معلومات میں اضافہ ہو۔

جناب چیئرمین: کیشو بائی صاحبہ۔

سینیٹر کیشو بائی: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ دریائے سندھ میں کس جگہ پر پانی ضائع ہو رہا ہے کیونکہ کوٹری اس وقت down streamسے نیچے ہے اور وہاں پر بالکل پانی نہیں جا رہا۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ اس کے لیے fresh questionدیں، یہ damsکے بارے میں ہے۔

سینیٹر کیشو بائی: جناب چیئرمین! اس طرح کی غلط informationنہیں دینی چاہیے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! میں سادہ اردو میں عرض کر رہا ہوں، مجھے سندھی نہیں آتی ورنہ سندھی میں بتادیتا۔ اس وقت بڑے دریا جہلم، چناب اور انڈس میں 144 ملین ایکڑفٹ پانی موجود ہے، جب مہمند، دیامیر بھاشا اور Nai Gaj Damبن جائیں گے تو اس وقت پانی کی storage capacity 23.988 MAFتک پہنچ جائے گی۔ اس وقت آپ کے پاس 144 MAFپانی ہے، جو پانی ضائع ہو جاتا ہے، بحر یہ عرب میں گر جاتا ہے ،اگر ہم نے پانی کو storeکر لیا تو ہم تھر اور سندھ کے دوسرے علاقوں کو پانی دے سکیں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سردار محمد شفیق ترین صاحب! سپلیمنٹری سوال کریں۔

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: جناب چیئرمین! اعجاز چوہدری صاحب نے اپنے سوال کے part(a)میں پوچھا ہے۔

(a) number of dams constructed/under construction during the last two years.

انہوں نے جو tableدیا ہے اس میں کچھ ایسے damsہیں جو بلوچستان میں 100 and 200 damsکے projectتھے۔ اس کے بارے میں دنیش بھائی نے بھی بات کی ہے کہ فنڈز نہیں مل رہے۔ پچھلے سال بھی میرے پاس ٹھیکیدار آئے تھے کہ ہمیں فنڈز نہیں مل رہے ہیں۔ فنڈز کا بہت

بڑا issue ہے، پانچ سال سے on going میں پڑے ہوئے ہیں جبکہ آپ نے اسے دو سال کے table میں ڈالا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! funds جلدی arrange کروادیں۔

[1]Question hour is over. The remaining questions and their printed replies placed on the table of the House shall be taken as read.

Def)*68 Senator Syed Ali Zafar: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state the details of steps taken / being taken by the Government to enhance the system of transmission lines in the country?

Reply not received.

*115 Senator Ejaz Ahmad Chaudhary: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Lahore Electric Supply Company faced record losses during the period from 1st July 2020 to 30th April 2021, if so, the reasons thereof;
(b) details of losses faced by the LESCO during past three years; and
(c) the steps being taken by the Government to reduce such huge losses in future?

Mr. Muhammad Hammad Azhar: (a) It is not a fact that LESCO has faced record losses during July-2020 to April 2021 rather LESCO decreased its losses for the period under question from 11.1% to 10.7% with a net decrease of 0.4% as compared to the corresponding period.

[1] [The question hour is over. The remaining questions and their printed replies placed on the table of the House shall be taken as read]

(b) Detail of Line Losses for the last 3 years are given below:-

Period	Category	Units in Million			%Age Loss	Inc/ Dec
		Received	Billed	Units Lost		
2018-19	T&D	24338	21132	3206	13.2%	-0.6%
2019-20	T&D	23528	20611	2918	12.4%	-0.8%
2020-21	T&D	25388	22352	3036	12.0%	-0.4%

(c) The Steps taken up by LESCO to reduce line losses are as under:-

- Bifurcation of overloaded 11kV Feeders.
- Reduction of length of 11kV line after area planning.
- Installation of energy meters having AMR facility.
- Lodging of FIR against theft of electricity.
- Mobile meter reading also applied to industrial and tube well connections to ensure correct reading.
- Instant replacement of defective/sluggish meters.
- 100% combing of High Loss feeders (In Phases).

*116 Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen: Will the Minister for Water Resources be pleased to state the distribution plan of drinking water from Mangi-Dam and identify the areas of Quetta to which the water would be supplied from the above mentioned Dam after its completion?

Mr. Moonis Elahi: Mangi Dam project is located at a distance of about 92 km from Quetta towards its East

direction in Ziarat District. The main objective of the project is to supply of about 8.1 MGD for augmenting the existing water requirement of Quetta city.

As apprised by the Public Health Engineering Department, Balochistan, being the executing agency, after completion of the project, distribution will be connected to main existing system of WASA i.e. Reservoirs in Cantt area for main city & Nawa Killi and Reservoir at Ayub Stadium for further distribution to the Quetta City.

*117 Senator Muhammad Qasim: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) whether it is a fact that PSDP funds have been allocated for transmission line from Karachi to Lasbela if so, its year-wise details during the last five years; and

(b) the mode of utilization of these funds, indicating also the present status of completion / progress of work on the said transmission line?

Reply not received.

*119 Senator Irfan-Ul-Haque Siddique: Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Office be pleased to state:

(a) the details particulars of the Prime Minister's Inspection Commission's Chairman and other members;

(b) the annual budget of the Commission for fiscal year
2021-2022; and

(c) details of the complaints received, inquires held / actions taken by the commission during the last three years (1st January, 2019 to 31st December, 2021)?

Minister Incharge of the Prime Minister's Office: (a) Particulars of current Chairman and other Members of Prime Minister's Inspection Commission (PMIC) are as follows:

i. Mr. Ahmad Yar Hiraj, Chairman (Honorary capacity).
ii. Mr. Abdul Wahab Kodvavi, Member (Honorary Capacity).
iii. Rana Akbar Hayat, Member (MP-II Scale).

(b) The annual budget of PMIC for the fiscal year 2021-2022 is 60 million (Sixty million only).

(c)
- PMIC does not deal with complaints directly but only acts on the directive of Prime Minister.
- PMIC has completed 29 inspections and 03 inquiries during the last three years which are under implementation process by the respective Ministries/Divisions. Furthermore, reports on 06 inspections and 02 inquiries have been submitted to the Prime Minister's Office.
- In addition to above, 04 inspections and one inquiry is at preliminary stage.
- Cumulatively, PMIC has dealt with 39 inspections and 6 inquires during the period in question.

*120 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Pakistan has successfully completed its 7th nuclear power plant, if so, the time when the plant would start power generation for the national grid; and

(b) total volume of electricity to be added in the overall system through nuclear power plants in the country?

Mr. Muhammad Hammad Azhar: (a) Pakistan's 7th Nuclear Power Plant namely K-3 having Capacity of 1100 MW, locatedat Karachi is expected to achieve Commercial Operation Date (COD) on March 2022.

(b) The future additions of nuclear power will be in terms of National Electricity Policy and IGCEP under least cost principle. Moreover, after the above the addition of K-3 (7th), and de-commissioning of K-1, the total installed capacity of six (06) nuclear power plants will become 3620 MW.

*121 Senator Haji Hidayatullah Khan: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state whether it is a fact that recently NEPRA approved 1.7 rupees per unit under the head of Fuel Price Adjustment, if so, the date of application of the said decision and overall per units cost of electricity that will be collected from consumers?

Mr. Muhammad Hammad Azhar: It is stated that the most recent Fuel Price Adjustment (FPA) determined and notified by the NEPRA is that for the month of November, 2020.The same is Rs.4.3020/kWh for

XWDISCOs (Annex-I) and will be collected in the billing month of January 2022.

Annex-I

To Be Published in
Official Gazette of Pakistan Part-II

National Electric Power Regulatory Authority

NOTIFICATION

Islamabad, the January 13, 2022

S.R.O. 49 (I)/2022: – Pursuant to Section 31(7) of the Regulation of Generation, Transmission and Distribution of Electric Power Act, 1997 as amended through Regulation of Generation, Transmission and Distribution of Electric Power (Amendment) Act 2011, the National Electric Power Regulatory Authority makes and notifies the adjustments on account of variations in fuel charges in the approved tariff of XWDISCOs. The following is the fuel charges adjustment for the month of November 2021 in respect of Ex-WAPDA Distribution Companies (XWDISCOs):

Description	November 2021
Actual Fuel Charge Component for November 2021	Rs.8.0401/kWh
Corresponding Reference Fuel Charge Component	Rs.3.7381/kWh
Fuel Price Variation for the month of November 2021 - Increase	**Rs.4.3020/kWh**

Note: The Authority has reviewed and assessed an increase of Rs.4.3020/kWh in the applicable tariff for Ex-WAPDA DISCOs on account of variation in the fuel charges for the month of November 2021 as per the above details.

2. The above adjustment an increase of Rs.4.3020/kWh shall be applicable to all the consumer categories except lifeline consumers of all the XWDISCOs. The said adjustment shall be shown separately in the consumers' bills on the basis of units billed to the consumers in the month of November 2021 by the XWDISCOs. XWDISCOs shall reflect the fuel charges adjustment in respect of November 2021 in the billing month of January 2022.

3. While effecting the Fuel Adjustment Charges, the concerned XWDISCOs shall keep in view and strictly comply with the orders of the courts notwithstanding this order.

13 01 22

(Syed Safeer Hussain)
Registrar

*122 Senator Hafiz Abdul Karim: Will the Minister for Law and Justice be please to state the names of the authority that appoints the member of Islamic Ideological Council, indicating also the terms and conditions for these appointments and the procedure for giving representation to different schools of thought on this body?

Dr. Muhammad Farogh Naseem: Article 228 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan deals with the appointment of the Members of the Council of Islamic Ideology, their terms and conditions and the procedure for giving representation to different schools of thoughts.

Authority to appoint the members: Clause 2 and 4 of the Article gives powers to the President to appoint the members of Islamic Council and amongst them one as the Chairman.

Terms, Conditions and Representation:

Clause 2, 3 and 5 deal with the terms and conditions that:

- the members will be not less than eight and not more than twenty having knowledge of principles and philosophy of Islam as enunciated in Holy Quran and Sunnah or understanding of the economic, political, legal and administrative problems of Pakistan.
- so far as practicable various schools of thought are represented in the Council;

- not less than two of the members are persons each of whom is, or has been a Judge of the Supreme Court or of a High Court;
- not less than one third of the members are persons each of whom has been engaged, for a period of not less than fifteen years, in Islamic research or instruction; and
- at least one member is a woman;
- member of the Islamic Council shall hold office for a period of three years.

*123 Senator Hafiz Abdul Karim: Will the Minister for Energy (Power Division) be please to tate:

(a) whether it is a fact that Television fee is being collected from the Mosques in the electricity bill, if so, reasons thereof; and

(b) whether there is any proposal under consideration not to collect TV fee from Mosques in the electricity bill, if so, details thereof?

Mr. Muhammad Hammad Azhar: (a & b) PTV fee is not being charged to the connections which are installed in Mosques. However, sometimes due to wrong feeding of Classification Code by the lower staff, a wrong bill is generated. The same wrong bill is immediately corrected if the matter is brought into the notice of the concerned office.

*124 Senator Syed Muhammad Sabir Shah: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Heavy Transmission (HT) Lines from Tarbela Power House are passing through Tehsil Ghazi of District Haripur, if so, the number, length, and power of the same;

(b) whether it is also a fact that the lands of the local people come right under those HT lines, if so, the size of the total land in Kanals which come under those lines;

(c) is it further a fact that due to the said HT lines, owners cannot construct houses on those lands and are also unable to use the same for agricultural purpose and often get electrocuted by the HT lines during rains; and

(d) the steps being taken by the Government for financial assistance / compensation to the affected owners of the said lands?

Mr. Muhammad Hammad Azhar: (a) The following transmission lines of 500kV TL Division Rawat are passing from Tehsil Ghazi:

1. 500 kV Tarbela-Rawat T/line ACSR Drake/ Quad-bundle
   Length of line in tehsil Ghazi: 19 km
   Capacity: 1050 MW.
2. 220 kV Tarbela-Burhan ckt-I-II (ACSR Rail/ Twin bundle)
   Lengh of line in tehsil Ghazi: 20 km.
   Capacity: 450 MW each ckt.
3. 220 kV Tarbela-Burhan-ISPR (Sangjani) D/C T/line (ACSR Rail/ Single Conductor)
   Length of line in tehsil Ghazi: 20 km

Capacity: 230 MW each ckt.

(b) The land under transmission line tower varies as per the type of tower. However, the Heavy Angle tower of the 220 kV transmission line occupies approx. 7-8 Marla (at max) and Heavy Angle tower of 500 kV transmission line occupies approx. 13-14 Marla (at max).

(c) Keeping in view the public safety, the construction of houses is not allowed under the transmission line. However, the residents are allowed to utilize the land for agricultural purposes keeping in view the safety guidelines.

(d) The mechanism of payment of crops/ trees/ damages compensation as per the guidelines in WAPDA Act, 1958 and Electricity Act, 1910 is already being followed and the affectees are paid according to the assessment.

*125 Senator Syed Muhammad Sabir Shah: Will the Minister for Energy (Petroleum Division) be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration for provision of natural gas facility to Siri Kot, Tehsil Ghazi, District Haripur, if so, the details thereof;

(b) whether the Government has conducted any survey in this regard, if so, the details thereof along-with estimated expenditure to be incurred on the project; and

(c) steps being taken by the Government to provide natural gas facility to the said area?

Mr. Muhammad Hammad Azhar: (a) Currently, the Government is reviewing expansion in domestic sector due to shortage of gas and the same shall be implemented upon improvement in gas supplies and removal of pricing distortion.

However during the year 2017, the detailed survey was carried out for supply of gas to Union Council Siri Kot and same was approved by the Federal Cabinet in its meeting held on 03-01-2018. The required Government Funding (direct) was credited in Assignment Account during February, 2018. The work on the said project could not commence in wake of General Elections while funds were lapsed on 30-06-2018 as per operation of Assignment Account.

(b) The fresh cost estimates of gas to Council Siri Kot. District Haripur based on unit construction cost for fiscal year 2021-2022 are as under:

DETAILS OF NETWORK

Supply Main (10″ dia)	=	31.000 Kms
Supply Main (6″ dia)	=	10.000 Kms
Cost of Supply Main	=	Rs. 801.345 million
Distribution Network	=	190.000 kms
Cost of Distribution Network	=	Rs. 805.940 million
Total Project Cost	=	Rs. 1607.285 million
Government Funding (in direct)	=	Rs. 457.380 million
Government Funding (direct)	=	Rs. 1149.905 million

(c) As stated in ‘a’ above.

*127 Senator Samina Mumtaz Zehri: Will the Minister for Energy (Power Division) be pleased to state:

(a) whether it is a fact that there is a huge potential of wind energy in the coastal belt and solar energy in the entire province of Balochistan;

(b) the details of PSDP projects related to renewable energy started in Balochistan during the last three years, along with district-wise details; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to seek investors in such projects in terms of FDI also, if so, details thereof?

Mr. Muhammad Hammad Azhar: (a) Balochistan has an immense potential of solar energy all across the province with an average daily Global Horizontal Irradiance (GHI) of 2200 kWh/m^2. However, the wind energy potential in Balochistan is available mostly in western and north western parts of the province. The coastal belt of Balochistan has relatively lower wind potential as compared to the other wind corridors in the province.

(b) No renewable energy based PSDP project has been initiated in the last three years since the renewable energy based rural electrification projects / programs are mostly being carried out by the provincial government. However, the Government is planning to carry out off-grid village electrification through renewable energy resources in southern Balochistan. In this regard, a project for off-grid village electrification of 9 Districts of

southern Balochistan is being devised. The Government is also preparing a project for solarization of all grid operated tube wells in Balochistan.

(c) The development of large-scale grid connected renewable energy-based power generation projects is being pursued through private sector investors on IPP mode. Under the new ARE Policy 2019, the development of ARE based power generation projects for supply to national grid will be carried out through competitive bidding. As per the Indicative Generation Capacity Expansion Plan (IGCEP 2021), a total of 10,062 MW of wind and solar based generation capacity is to be added by 2030. With immense wind and solar potential, significant quantum of ARE based projects are envisaged to be developed in Balochistan.

*128 Senator Samina Mumtaz Zehri: Will the Minister for Energy (Power Division) be please to state:

(a) the names / details of those districts / areas of Balochistan which are deprived of electricity transmission lines / electricity infrastructure at present; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to earmark any project to install micro-grids in those areas of Balochistan having great potential for renewable energy resources, if so, its details?

Reply not received.

5 Senator Seemee Ezdi: Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Office be pleased to state:

(a) the number of complaints received on Pakistan Citizen Portal during the last 6 months, indicating categories of these complaints; and

(b) the number and nature of complaints received from women, indicating the number of complaints resolved and tentative deadlines for resolution of remaining complaints?

Minister Incharge of the Prime Minister's Office: (a) Summary of total number of complaints received on Pakistan Citizen Portal and disposed off at appropriate level after necessary processing is at Annex-"A".

(b) The detail category-wise analytics of complaints lodged by women during last six months are annexed at Annex-"B".

Pakistan Citizen's Portal (PCP) is an automated system for processing and management of public complaints in real time. Resolution of public complaints on PCP is a continuous process that involves multi organizational role / administrative / legal / policy issues, therefore mentioning of exact timelines of the disposal of the remaining complaints is not possible. However, the manual of Pakistan Citizen Portal provides a default disposal timelines of minimum 20 days and maximum 41 days.

Annex-A

CATEGORY-WISE COMPLAINTS LODGED DURING LAST SIX MONTHS ON PCP			
#	Category	Total Complaints	Resolved
1	Energy & Power	134,836	128,234
2	Municipal Services	95,301	81,287
3	Education	70,084	60,027
4	Transport & Communications	51,243	45,141
5	Law & Order	47,557	42,184
6	Human Rights	46,796	39,183
7	Corruption / Malpractice	37,192	28,920
8	Health	34,266	28,075
9	Banking	25,975	23,577
10	Land Grabbing / Encroachment	24,991	19,733
11	FIA / Cyber Crime	21,182	17,615
12	Kamyab Jawan / Youth Affairs	20,052	16,284
13	Development Projects	17,515	14,719
14	Poverty Alleviation and Social Safety	17,431	16,989
15	Land Revenue	15,951	12,612
16	NADRA	11,367	10,082
17	Farmer / Agriculture	10,677	8,890
18	Licenses, Certificates & Registrations	9,351	8,067
19	FBR	7,717	5,741
20	Capital Development Authority (CDA)	6,819	5,830
21	Cantonment Boards Services	6,753	6,177
22	Provincial Development Authorities	6,633	5,848
23	Excise & Taxation	5,552	4,836
24	Overseas Pakistani / Call Sarzameen	5,523	4,712
25	Environment & Forest	5,460	4,422
26	Media	5,052	4,294
27	Auditor General of Pakistan (AGP)	3,282	2,819
28	Immigration & Passport	2,897	2,551
29	Sehat Insaf Card	2,682	2,300
30	Investments	2,621	2,233
31	Utility Stores (USC)	2,404	2,181
32	State Life (SLICP)	1,674	1,514
33	Fisheries & Livestock	1,557	1,351
34	Disaster / Emergency	1,442	1,201
35	SECP	1,439	1,233
36	Naya Pakistan Housing	661	570
37	Scholarships	62	39
	Grand Total	**761,997**	**661,471**

Annex-B

CATEGORY-WISE COMPLAINTS LODGED BY FEMALES DURING LAST SIX MONTHS ON PCP			
#	Category	Total Complaints	Resolved
1	Education	10,890	9,408
2	Energy & Power	6,366	6,003
3	Human Rights	4,953	4,165
4	Municipal Services	4,573	3,970
5	Law & Order	3,337	2,996
6	Health	3,093	2,423
7	Corruption / Malpractice	2,681	2,071
8	Transport & Communications	2,409	2,080
9	FIA / Cyber Crime	2,370	1,978
10	Land Grabbing / Encroachment	2,206	1,779
11	Banking	1,604	1,481
12	Poverty Alleviation and Social Safety	1,555	1,529
13	Land Revenue	1,232	958
14	Kamyab Jawan / Youth Affairs	1,062	867
15	NADRA	822	699
16	Licenses, Certificates & Registrations	648	553
17	Development Projects	633	541
18	Capital Development Authority (CDA)	549	485
19	Cantonment Boards Services	519	475
20	Media	482	424
21	Overseas Pakistani / Call Sarzameen	422	360
22	Provincial Development Authorities	331	285
23	Immigration & Passport	331	286
24	FBR	296	243
25	Environment & Forest	250	178
26	Investments	227	194
27	Excise & Taxation	217	185
28	Auditor General of Pakistan (AGP)	197	170
29	Farmer / Agriculture	169	156
30	Sehat Insaf Card	165	145
31	SECP	156	113
32	Utility Stores (USC)	106	96
33	State Life (SLICP)	102	89
34	Disaster / Emergency	79	69
35	Fisheries & Livestock	57	51
36	Naya Pakistan Housing	49	44
37	Scholarships	6	5
	Grand Total	**55,144**	**47,554**

Mr. Chairman: Order No.3. Senator Prince Ahmed Umer Ahmedzai, Chairman, Standing Committee on Communications. On his behalf of Senator Danesh Kumar. Please move Order No. 3.

Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Communications on [The National Highways Safety (Amendment) Bill, 2020]

Senator Danesh Kumar: I Senator Danesh Kumar on behalf of Senator Prince Ahmed Umer Ahmedzai, Chairman, Standing Committee on Communications wish to move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for

presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the National Highways Safety Ordinance, 2000 [The National Highways Safety (Amendment) Bill, 2020], introduced by Senator Bahramand Khan Tangi on 25th January, 2021, may be extended for a period of sixty days with effect from 1st February, 2022.

Mr. Chairman: Now I put the motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No. 4. Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on lnterior. Please move Order No. 4.

Presentation of Report of the Standing Committee on Inteerior regarding incidents of Car lifting /theft across the country

Senator Mohsin Aziz: I Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on lnterior, present

report of the Committee on the subject matter of Starred Question No.56, asked by Senator Kamran Murtaza on 29th December, 2021, regarding the policy of the Federal Government to control incidents of car lifting/ theft across the country in coordination with the Provincial Governments.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 5. Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on lnterior. Please move Order No. 5.

Presentation of Report of the Standing Committee on Interior regarding incident of killing of Ms. Wajahat Swati

Senator Mohsin Aziz: I Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on lnterior, present report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Azam Nazeer Tarar on 27th December, 2021, regarding the incident of killing of Ms. Wajiha Swati, a Pakistani origin US citizen.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 6. Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture. On his behalf Mr. Ali Muhammad Khan. Please move Order No. 6.

[The Pak University of Engineering Emerging Technologies [The Pak University of Engineering and Emerging Technology University Bill, 2022]

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! شفقت محمود صاحب خود آ رہے تھے لیکن اسلام آباد کی کسی یونیورسٹی کی میٹنگ کے سلسلے میں وہ شاید P.M office میں busy ہیں، انہوں نے مجھے request کی ہے۔

I on behalf of Mr. Shafqat Mahmood, Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture, move that the Bill to establish the Pak University of Engineering and Emerging Technologies [The Pak University of Engineering and Emerging Technology University Bill, 2022], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed? Leader of the House please.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! ہم چاہتے ہیں کہ committeesاپنا کام کریں، maximum legislation committeesمیں جائے۔ ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ جب کمیٹی اتنی عرق ریزی کے بعد رپورٹ بنا کر favourمیں یاagainstمیں، ہاؤس میں لائے تو اس کا احترام ہونا چاہیے اور اس کے مطابق آگے چلا جائے۔ آپ اسے کمیٹی میں بھیج دیں۔

Mr. Chairman: The bill stands referred to Standing Committee concerned. Order No. 8. Senator Dr. Muhammad Farogh Naseem, Minister for Law and Justice. On his behalf Mr. Ali Muhammad Khan. Please move Order No. 8.

[The Protection of Parents Bill, 2022]

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! اسے moveکرنے کے پہلے میری ایک requestہے کہ یہ parentsکے حوالے سے noncontroversialاور public interestکاbillہے۔ آپ اسے کمیٹی میں بھیجنا چاہتے ہیں تو ضرور بھیجیں لیکن اگر اسے passکردیں تو اس پر جلد کام شروع ہو جائے گا، یہ بالکل noncontroversialہے، یہ senior citizensکے لیے ہے۔ بہر حال میں پیش کر دیتا ہوں، جو ہاؤس کی senseہو۔ اگر اس کو بہتر کرنا ہے تو amendmentلے آئیں، ہم اسے supportکریں گے۔

I on behalf of Senator Muhammad Farogh Naseem, Minister for Federal Education move that the Bill to provide for the protection of parents [The

Protection of Parents Bill, 2022], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب چیئرمین: اسے pass کریں؟ شیری رحمٰن صاحبہ۔

سینیٹر شیری رحمٰن: جناب چیئرمین! یہ اپوزیشن اور ہاؤس کی روایت ہے کہ specially constructive bills ایک دن بھی کمیٹی میں جائیں، یہ اچھی بات ہے اور شاید اس میں بہتری بھی آ جائے، اگر نہ بھی آئے تو کوئی مضحکہ نہیں ہے، ایک procedure ہے جسے ہم support کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ ہم اس bill کو ضرور support کریں گے اور ابھی بھی کر رہے ہیں۔ یہ معاشرے اور culture کا حصہ ہے کہ والدین اور ضعیف لوگوں کی care ہو اور یہ ریاست کی بھی ذمہ داری ہے۔ One of the things we value about our country. So please in principle اسے کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ Leader of the House اسے کمیٹی میں بھیج دیں؟

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: ٹھیک ہے، بھیج دیں۔

Mr. Chairman: The bill stands referred to Standing Committee concerned. Order No. 10. Senator Shaukat Fayaz Ahmed Tarin, Minister for Finance and Revenue. On his behalf Mr. Ali Muhammad Khan. Please move Order No. 10.

جناب علی محمد خان: جناب چیئرمین! Parents پر بہت اچھا bill تھا۔ مجھے معلوم ہے یہ وہاں سے pass ہو جائے گا لیکن کچھ چیزیں urgency مانگتی ہیں، یہ زخمی اپوزیشن ہے اور ہمارے قائد ایوان صاحب بھی ان کے زخموں پر مرہم رکھ رہے ہیں، ان کی ہمدردی زیادہ بڑھ گئی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ آپ جتنی جلدی pass کریں گے تو ہمارے parents کو اتنی ہی جلدی relief ملے گا۔ کمیٹی کی میٹنگ ہو گی، اس میں pass ہو گا، پھر یہاں amendments آئیں گی، تب pass ہو گا۔ تو بندہ کوئی اچھا کام بھی کر لیتا ہے، یہ آج کی Opposition کی قسمت میں نہیں ہے اور میری اپنے قائد ایوان سے request ہو گی کہ ان کے زخم ہرے اور تازہ ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ قائد ایوان آ جائیں، آپ نے کل قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کیا تو میں سید یوسف رضا گیلانی صاحب کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ برائے مہربانی move کریں۔

[The Securities and Exchange Commission of Pakistan (Amendment) Bill, 2022]

Mr. Ali Muhammad Khan: I, on behalf of Senator Shuakat Fayyaz Ahmad Tarin Sahib, Minister for Finance and Revenue, move that the Bill further to amend the Securities and Exchange Commission of Pakistan Act, 1997 [The Securities and Exchange Commission of Pakistan (Amendment) Bill, 2022], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جناب! آپ consideration میں لے لیں، اگر آپ pass بھی آج کرنا چاہتے ہیں تو pass نہ کریں اور میری request ہو گی کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں کیونکہ آپ نے parents والا bill pass نہیں کیا تو اس کو بھی ادھر بھیج دیں۔ آپ کا شکریہ۔

Mr. Chairman: Is it opposed? The Bill stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.12 relates to further discussion on following motion moved by Mr. Zaheer-ud-Din Babar Awan, Advisor to the Prime Minister on Parliamentary Affairs, on 1st October, 2021.

> "This House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his address to both the Houses assembled together on 13th September, 2021."

جناب! آپ تقریر کر چکے ہیں، اس طرح نہیں ہوتا، آپ کا شکریہ۔ جی ٹھیک ہے، اگر point of public importance پر quick, quick بات ہو جائے تو اچھی بات ہے تاکہ باقی ساتھیوں کو بھی موقع مل جائے گا۔ جناب! point of order نہیں بنتا۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب! ایک اور مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: آپ point of public importance کہیں۔

Point raised by Senator Taj Haider regarding the Statements made against the Opposition with respect to the passage of the State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2021

سینیٹر تاج حیدر: جناب عالی! زخم ہرے ہیں، ان پر نمک پاشی نہ کی جائے تو بہتر ہے، جیسے ابھی جناب علی محمد خان صاحب نے کہا کہ زخم ہرے ہیں۔

دل ناامید تو نہیں ناکام ہی تو ہے لمبی ہے غم کی شام مگر شام ہی تو ہے

جناب عالی! State Bank Bill pass ہونے کے بعد دو خطرناک رجحانات آگے بڑھے ہیں۔ پہلا رجحان یہ ہے کہ حکومت بار بار کہتی رہی کہ ہم مجبوراً اس bill کو pass کر رہے ہیں اور ہم مجبوراً Mini Budget لا رہے ہیں۔ اس بیانیے کو تبدیل کرکے یہاں پر جشن فتح منایا جارہا ہے اور ہر T.V channel اور ہر جگہ یہ کہا جارہا ہے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور پاکستان کی نجات اس کو pass کرنے میں ہے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ علامہ کا شعر یاد آتا ہے کہ،

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

جناب! دوسرا رجحان یہ ہے کہ Opposition کو تقسیم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ Opposition منقسم ہے اور جس میں جو پہلا کام کیا جارہا ہے، وہ یہ ہے کہ محترم قائد حزب اختلاف کے کردار پر انگلیاں اٹھائی جارہی ہیں، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو انگلیاں اٹھا رہے ہیں اور قائد حزب اختلاف کی قربانیاں ہیں، انہوں نے جو پارٹی سے وفاداری کی ہے، اس کو ذہن میں رکھیں۔ ہماری پارٹی نے پھانسی کے تختوں پر چڑھ کر اپنا اعتبار قائم کیا ہے، ہماری پارٹی نے کوڑے کھا کر اپنا اعتبار قائم کیا ہے، ہماری پارٹی نے جیلوں میں جا کر اپنا اعتبار قائم کیا ہے۔ ہماری 50 سال سے مالیاتی اور امریکی سامراج کے خلاف جدوجہد ہے، وہ جاری ہے اور وہ جاری رہے گی جب تک یہ غم کی شام ختم نہیں ہوتی۔

جناب عالی! Leader of the Opposition نے 10 سال کی جیل کاٹی اور انہوں نے پارٹی کے لیے جیل کاٹی ہے، انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کے لیے کاٹی۔ Leader of the Opposition نے وزیر اعظم کے اعلیٰ عہدے سے استعفیٰ دیا، انہوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کی وفاداری کے لیے یہ استعفیٰ دیا۔ سب سے بڑی بات ہے اور ہم سب صاحب اولاد ہیں، یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے بچے کو کھانسی ہوتی ہے تو ہم رات کو سو نہیں سکتے، Leader of the Opposition کے صاحبزادے

جناب علی حیدر گیلانی دہشت گردوں اور مذہبی انتہا پسندوں کی قید میں برسوں رہے، وہ اغواء کئے گئے اور محترم یوسف رضا گیلانی نے جس صبر سے اس المیہ اور حادثے کا مقابلہ کیا، حق تلقین کرتے رہے، صبر کی تلقین کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور علی حیدر گیلانی واپس آئے اور آج ہمارے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔

جناب عالی! اگر مالیاتی سامراج کے خلاف عوامی تحریک کی مصروفیت کی وجہ سے وہ تشریف نہیں لاسکے تو پھر ایک نئی مہم شروع کی کہ وہ ملے ہوئے تھے یا اس قسم کی بات تھی تو میرے خیال سے یہ مہم قابل مذمت ہے اور میں اس کی پارٹی کی طرف سے مذمت کرنا چاہتا ہوں۔ میں بتانا چاہتا ہوں کہ محترم یوسف رضا گیلانی کو پارٹی کی پوری قیادت اور پاکستان پیپلز پارٹی کے ہر کارکن اعتماد حاصل ہے اور اعتماد حاصل رہے گا۔ انہوں نے یہاں پر کھڑے ہو کر اگر استعفے کا اعلان کیا تو یہ ان کی ذاتی شرافت ہے، یہ ان کی خاندانی شرافت ہے، انہوں نے جس کی وجہ سے تنقید کا جواب اس طریقے سے دیا۔ جناب عالی! غلطیاں ہوتی ہیں، میں NAB Ordinance کے خلاف amendment لایا تھا، وہ Ordinance ایک vote کی وجہ سے pass نہیں ہو سکا، ہمارے یہاں پر اس دن 17 Members غائب تھے، وہ تشریف نہیں لائے تھے، غلطی ہوتی ہے۔ میں یہاں پر جب پارٹی لیڈر تھا اور جناب اعتزاز احسن صاحب Leader of the Opposition تھے، ہم سے غلطی ہوئی اور ہم سے blunder ہوا، ہم قیادت کے پاس گئے، شیری بی بی! آپ بھی اس meeting میں تشریف رکھتی تھیں، ہم نے اپنا استعفیٰ پیش کیا لیکن بہرحال اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو ساری قربانیاں ہیں اور جو مقصد سے لگن ہے جو ایک نظریاتی base ہے، اس کو فراموش کر دیا جائے۔ میں media سے یہ بالکل اپیل کروں گا اور ان سے کہوں گا کہ آپ کو غیر مرئی سازشیں نظر آجاتی ہیں کہ یہ ہوا ہوگا اور آپ اس پر پوری مہم شروع کرتے ہیں جو چیزیں سامنے ہو رہی ہیں کہ اس bill کو کس طریقے سے pass کیا گیا جو آپ اوپر سے بیٹھ کر دیکھ رہے ہیں، ان کا ذکر تک نہیں ہوتا کہ کس طریقے سے اس bill کو pass کیا گیا۔

جناب عالی! جو دوسری بات کہی گئی ہے کہ وہ آزاد گروپ کے بارے میں کہی گئی ہے، جی ہاں شاید ہماری کوتاہی تھی جو bill کے خطرات اور مضمرات تھے، ہم ان کو بٹھا کر واضح نہیں کرسکے اور میں مانتا ہوں کہ شاید ہماری یہ کوتاہی تھی لیکن پھر بھی دو ممبران آزاد گروپ کے تھے جنہوں نے اس bill کو vote نہیں دیا۔ میں متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین ممبران کو بھی مبارک باد دینا چاہتا ہوں، ہمارے اور ان کے بے پناہ اختلافات ہیں لیکن انہوں نے اس bill پر حکومت کا ساتھ نہیں دیا، میں اس پر ان کو دلی مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب عالی! یہ تمام چیزیں ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ حزب اختلاف کی کچھ کرسیوں پر بیٹھے ہیں اور انہوں نے حکومت کا ساتھ دیا۔۔۔

جناب چیئرمین: میں ان کے بعد آپ کو وقت دیتا ہوں، آپ کا شکریہ۔

سینیٹر تاج حیدر: Opposition کو تقسیم کرنے کی یہ بھی ایک کوشش ہے اور ایک ایسے معاملے پر تقسیم کرنے کی کوشش ہے جو کہ ایک قومی نوعیت کا معاملہ ہے جو ایک ایسا معاملہ ہے کہ جس کو مورخ لکھے گا کہ کیا ہوا اور اس کی کس طریقے سے مزاحمت کی گئی۔ میں آخر میں یہ عرض کروں گا کہ اس تمام مہم کو بند کیا جائے، اس کو روکا جائے اور جو نقصان ہونا تھا، وہ نقصان ہو گیا، اس نقصان کی تلافی کیسے کی جائے۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے پہلی جولائی 1948 کو State Bank of Pakistan کا افتتاح کیا تھا تو انہوں نے کہا تھا کہ "the establishment of the State Bank of Pakistan symbolises the sovereignty of our State in financial sphere". آج مالیاتی سامراج اپنے پنجے گاڑھ رہا ہے، آج ہم اپنی پالیسیاں اس ایوان میں نہیں بنا رہے یا Prime Minister House میں نہیں بنا رہے، پالیسیاں باہر سے آتی ہیں۔ میں Treasury Benches کے تمام دوستوں سے اپیل کرتا ہوں اور ان دوستوں سے بھی اپیل کرتا ہوں جو تشریف نہیں لائے تھے لیکن جن کو لایا گیا، ان سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ آیئے مل کر بیٹھیں، طریقہ کار نکالیں کہ ہم کس طریقے سے ملک کی production کو بڑھا سکتے ہیں، ہم کس طرح پیداواری لاگت کو کم کر سکتے ہیں اور ہم کس طریقے سے trade deficit جو بڑھتا جا رہا ہے، اس کو control کر سکتے ہیں۔ جس رفتار سے trade deficit بڑھ رہا ہے، یہ خطرہ سامنے آ رہا ہے کہ اس EFF کی arrangement کے بعد IMF سے ہمیں ایک اور معاہدہ دس سے بارہ بلین ڈالرز کا کرنا پڑے گا تاکہ ہم اس trade deficit کو پورا کرتے رہیں۔ یہ ایک خطرناک صورتحال ہے۔ میں سب کو دعوت دینا چاہتا ہوں کہ حل پر بات کریں۔ ایک دوسرے پر جو الزامات لگا رہے ہیں یا جو افواہیں پھیلا رہے ہیں، اس کا سلسلہ بند کریں۔

جناب قائد حزب اختلاف، محترم یوسف رضا گیلانی کو میں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ پوری پارٹی ان کے ساتھ کھڑی ہے اور کھڑی رہے گی۔ شکریہ جناب عالی۔

جناب چیئرمین: لیڈر آف دی ہاؤس۔

Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the House

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! بل تو pass ہو گیا مگر اس بل کے passage کے دوران جو سیاسی واقعات ہوئے، ان کی بازگشت آج بھی سنائی دے رہی ہے اور محترم تاج حیدر صاحب نے مزید بحث چھیڑ دی ہے۔

انہوں نے پہلی بات یہ کی کہ مجبوراً اس بل کو pass کیا گیا۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجبوری صرف timeline کی تھی۔ جہاں تک اس کے contents ہیں، اس پر پوری ریاست متفق تھی۔ نمبر دو، صرف پہلی مرتبہ State Bank Ordinance میں کوئی amendment نہیں آئی، آپ تو پرانے parliamentarian ہے، 97-1994 میں بھی آئی، پھر 2012 اور 2015 میں بھی آئی۔ گزارش یہ ہے کہ ہمیں بتائیں کہ 2012 میں آپ کی حکومت تھی یا نہیں؟ آپ IMF کے پروگرام میں تھے یا نہیں؟ کیا IMF پروگرام کے policy directives کے تحت 2012 میں آپ نے State Bank Ordinance میں ترمیم کی یا نہیں کی؟ اگر وہ جائز ہے تو آج کس طرح ناجائز ہو گئی۔ اسی طرح 2015 میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت تھی اور وہ بھی IMF پروگرام میں تھے، انہوں نے IMF پروگرام کے directives کے تحت State Bank Ordinance میں ترمیم کی یا نہیں کی؟ اگر وہ ترمیم جائز تھی تو پھر آج یہ ترمیم کس طرح ناجائز ہو گئی؟ آپ کیوں لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں؟ اسٹیٹ بینک کا تعلق ریاست کے ساتھ ہے۔ کوئی حکومت ریاست کے خلاف نہیں جا سکتی، نہ حکومت اور نہ کوئی ریاستی ادارہ۔

آپ کا مسئلہ کیا ہے؟ آپ کا مسئلہ یہ ہے کہ عمران خان کی حکومت کے پہلے دن سے آپ دل میں یہ امنگ لے کر چلے ہیں کہ کسی طرح ہم اس حکومت کو گرائیں مگر آپ کے ساتھ issue کیا ہوا؟ آپ کے ساتھ issue یہ ہوا کہ آپ کے پاس کوئی متبادل پروگرام تھا اور نہ ہے۔ آپ کا ماضی کوئی اتنا تابناک نہیں تھا جس کی بنیاد پر آپ کہہ سکیں کہ یہ ہمارا ماضی تھا کیونکہ دنیا دیکھ رہی ہے، پاکستانی عوام دیکھ رہے ہیں کہ جس حال میں آپ نے حکومت چھوڑی۔ آپ نے تیس تیس سال حکومتیں کیں، میں نے اس دن جب یہ کہا تھا، میں اب وہ words repeat نہیں کرتا، کہ ماشاءاللہ، یہ تجربہ کار ہیں۔ یہ بہت تجربہ کار ہیں، تیس تیس سال کے تجربے کے بعد ملک کو جس حال

میں چھوڑا، یہاں پر تو دودھ اور شہد کی نہریں بہنی چاہیے تھیں۔ کیا وجہ تھی؟ میں نے کل خود بے نظیر صاحبہ کی تقریر کو quote کیا، میں آج پھر کرتا ہوں۔ 97-1996 میں قومی اسمبلی میں کھڑے ہو کر انہوں نے کہا تھا، آپ verbatim نکال لیں، میرے پاس clip بھی ہے، میں آپ کو دکھا دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا تھا کہ دو مرتبہ نواز شریف کی حکومت رہی، 2/3rd majority بھی ان کو حاصل رہی، میری حکومت ایک coalition حکومت ہے مگر ہم غربت، مہنگائی ختم نہیں کر سکتے۔ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ پارلیمانی نظام چل نہیں سکتا۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ آپ کا issue یہ ہے کہ آپ کے پاس کوئی plan نہیں ہے۔ ہر روز جو ایک بات ہوتی ہے، ڈوبتے کو تنکے کا سہارا والی بات ہے، you try to cling to it تاکہ کسی طرح سیاسی طور پر زندہ رہ سکیں۔

دوسری بات، آپ وعدے کرتے رہے، آپ عوامی طاقت کے بیان دیتے رہے مگر throughout آپ دیکھیں PDM کی تحریک کو کہ آپ کا زور ہمیشہ ڈیل اور ڈھیل کے اوپر رہا۔ آپ کا بیانیہ بھی اس کے گرد گھومتا رہا۔ پہلے آپ نے گریبانوں کو ہاتھ ڈالا۔ جب PDM کی تحریک شروع ہوئی تو اس وقت کیا بیانیہ تھا؟ یہ جو بات آپ کر رہے ہیں کہ یہاں پر ایک قسم کی مہم شروع کی جا رہی ہے، .there is a method to the madness آپ ذرا اپنی سیاسی تحریک کو دیکھیں۔ آپ نے بیانیہ شروع کیا، پہلے آپ نے گریبانوں کو ہاتھ ڈالا اور وہاں سے سرکتے سرکتے پاؤں پڑنے تک آ گئے اور وہ بھی بوٹوں سمیت۔ یہی وجہ ہے جس کے باعث یہ سوال اٹھتے ہیں، یہی وجہ ہے جس کے باعث یہ بات چیت ہوتی ہے۔ اس وقت جس بے یقینی کی کیفیت ان کی اپنی صفوں میں ہے، اس دن جو یہاں پر ہوا، وہ symptom ہے، disease نہیں ہے۔ وہ symptom ہے، disease اس سے بڑی ہے جو باہر نظر آ رہی ہے۔ کیا وجہ تھی کہ پیپلز پارٹی کو PDM سے نکلنا پڑا؟ کیا وجہ تھی کہ پھر PDM کے اندر اختلاف پیدا ہوا۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر حکومتی لوگ بیانات دیتے رہے، آپ ذرا پچھلے تین دن کے بیانات اٹھا کر دیکھیں کہ اپوزیشن کے بینچوں سے کون کون سا بیان نہیں آیا، کون کون سا لفظ ایک دوسرے کے خلاف استعمال نہیں ہوا؟ آپ کیسے کہتے ہیں کہ حکومتی بینچوں سے بیانات آئے۔ .Put your own house in order ہم تو نہیں چاہتے تھے کہ اب ہم اس بحث کو مزید آگے لے کر چلیں مگر آپ خود ایسا کر رہے ہیں۔

پھر یہاں استعفے کی بات ہوئی۔ یہ استعفے کی سیاست بھی اب یہاں پر دم توڑ چکی ہے۔ استعفے استعفے کھیلنا بند ہونا چاہیے۔ اس سے پہلے مریم نواز صاحبہ نے بھی کہا تھا میرے تین دلیر جوان استعفے دینے جارہے ہیں۔ وہ اسپیکر ہاؤس میں پہنچے اور پتا نہیں کیا ہوا، وہ مٹی کا ڈھیر ہوگئے۔ بات یہ ہے کہ جس نے استعفے دینا ہوتا ہے، وہ استعفے منہ پر مارتا ہے اور گھر چلا جاتا ہے۔ استعفے استعفے کی سیاست نہیں ہوتی۔ ہم نہیں چاہتے، ہمیں لیڈر آف دی اپوزیشن کا احترام ہے، میں ہر گز اس طرف نہیں جانا چاہتا، میں ان کی ذات کے متعلق کوئی بات نہیں کرنا چاہتا مگر جو نکات انہوں نے اٹھائے ہیں، میں ان کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ تجربہ کار آدمی ہے، کیوں خواہ مخواہ situation کو spin دیتے ہیں۔ سب کچھ سامنے ہے اور نوشتہ دیوار ہے۔ کیا آپ پاکستان کے لوگوں کو، intelligentsia کو، صحافیوں کو، parliamentarians کو اور سیاستدانوں کو اتنا بے وقوف سمجھتے ہیں؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ انہیں جو رام کہانی سنائیں گے، وہ سن لیں گے۔ بات یہ ہے کہ dots connect کرنے سے تصویر بنتی ہے اور وہ تصویر بڑی بھیانک ہے جو آپ کو نظر آرہی ہے۔ بہت شکریہ۔

میں ایک وضاحت کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ یہاں پر میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گا اپنے تمام ممبرز کا اور خصوصاً اپنے اتحادیوں کا جو کہ یہاں پر ہمارے ساتھ کھڑے رہے۔ انہوں نے ایم۔ کیو۔ ایم کی بات کی۔ ایم۔ کیو۔ ایم کے منسٹر فروغ نسیم صاحب یہاں تشریف فرما تھے، ہمارے دو ممبرز کراچی سے نہیں آسکے۔ یہ خود اپنی باری پر explanation دیں گی، میں چاہوں گا کہ آپ ان کو موقع دیں۔ کیا وجہ ہوئی تھی؟ وجہ یہ ہوئی تھی کہ اس سے ایک دن پہلے آپ نے کراچی کی سڑکوں پر جو ظلم ہوتے ہوئے دیکھا، ایک پرامن مظاہرے کے اوپر، ہمارے حلیف ایم۔ کیو۔ ایم کے اوپر جس طرح پولیس ٹوٹی، جس طرح لاٹھیاں برسائی گئیں، جس طرح خواتین کا لحاظ نہیں کیا گیا اور MPAs کو گھسیٹ گھسیٹ کر لاریوں میں لایا گیا۔ وہ وقت آپ کی روایات کو یاد کراتا ہے جب آپ نے اسی ملک میں SSS بنائی تھی، جب آپ اسی طرح اپنے مخالفین پر لاٹھیاں برساتے تھے، جب آپ اپنے مخالفین کو اٹھا کر دلائی کیمپوں میں بھیجتے تھے، آپ وہ روایت مت یہاں پر repeat کریں۔ اس وجہ سے ہمارے دو ممبرز یہاں پر نہیں آسکے۔ اگر ایم۔ کیو۔ ایم نے بطور پارٹی نہ آنا ہوتا تو اس دن ہمارے فروغ نسیم صاحب بھی نہ ہوتے۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ آپ اپنا house in order

کریں، ہماری آپ فکر نہ کریں کیونکہ اگر آپ ہماری فکر کریں گے تو پھر شاید آپ کی فکر مندی میں مزید اضافہ ہوگا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: خالدہ اطیب صاحبہ۔

Senator Khalida Ateeb

سینیٹر خالدہ اطیب: جناب چیئرمین! بہت شکریہ، آپ نے مجھے وضاحت کا موقع دیا۔ ابھی ہمارے سینیئر اور بہت قابل احترام سینیٹر تاج حیدر صاحب نے ابھی اس بات کو mention کیا کہ ہم شکر گزار ہیں۔ ایم۔ کیو۔ ایم اتحادی تھی اور اتحادی ہے۔ اگر ہمارے ساتھ کراچی میں ظلم نہ ہوتا، ہمارے اوپر لاٹھی چارج نہ ہوتا، ایک بہت پرامن مظاہرہ تھا، CM House پر ہم جمع ہوئے، کسی قسم کا کوئی violence نہیں تھا لیکن اچانک پیپلز پارٹی کی فاشسٹ حکومت نے shelling اور لاٹھی چارج شروع کیا نہتی خواتین پر، بچوں پر جس سے ہماری خواتین بے ہوش ہوئیں۔ میں خود اس کی victim ہوں، shell میرے قریب آ کر گرا اور میں بے ہوش ہو گئی، اس کی video موجود ہے۔ میں اس لائق نہیں تھی کہ جمعے والے دن اجلاس میں شرکت کر سکتی، میں نے ان لوگوں کو آگاہ کر دیا تھا۔ آپ غلط فہمیاں نہ پھیلائیں کیونکہ پیپلز پارٹی کی حکومت کا ہمیشہ اپنے مخالف لوگوں کے ساتھ ظلم و ستم کرنے کا وتیرہ رہا ہے۔ ہمارا حق ہے کہ ہم کسی بھی قانون کے خلاف جائیں اور اس کے خلاف مظاہرہ کریں۔ اس دن خواتین اور بچوں کے ساتھ جو ظلم ہوا وہ ایک ایسی داستان ہے جو پیپلز پارٹی کے ماتھے پر بہت سیاہ داغ ہے، جس نے ہمیشہ مخالفین کو اپنے سامنے سے ہٹانے کے لیے چیزوں کا سامنا نہیں کیا۔ وزیر اعلیٰ صاحب، وزیر داخلہ بھی ہیں، ان کی موجودگی میں ٹنڈو الہ یار میں ہمارے ایک کارکن کو عدالتی حدود میں مارا گیا۔ ہم نے اس کے لیے مظاہرہ کیا جبکہ ان پر اس سے پہلے بھی حملہ ہو چکا تھا اور انہیں چاہیے تھا کہ یہ پیش بندی کرتے۔ وہ شہید تھے، ہم نے ان کے لیے مظاہرہ کیا کہ ان کے خون کا بدلہ لیا جائے۔ وہاں یہ سارے معاملات IG کے حکم پر ہوئے، ہمارا IG کو معطل کرنے کا مطالبہ ہے اور ہم ان شاء اللہ اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ جس طرح انہوں نے ہم نہتی خواتین پر حملہ کیا، لاٹھی چارج کیا، ہماری ایک ایم پی اے رانا انصار باجی کا ہاتھ دو جگہوں سے fracture ہو گیا، ایک ایم پی اے کو ڈنڈہ ڈولی کرتے ہوئے لے جایا گیا۔ کیا public کی نمائندگی کرنے والوں کا کسی چیز پر protest کرنے کا کوئی حق نہیں ہے؟ ہم اپنا یہ حق استعمال کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ہم

پیپلز پارٹی کی حکومت کے ناجائز قوانین کے آگے سر خم نہیں کریں گے اور ان شاء اللہ ڈٹے رہیں گے۔ جناب والا! آج جو ہمارے حق میں فیصلہ آیا ہے، وہ ہماری ایک بہت بڑی جیت ہے۔ ان شاء اللہ ایم کیو ایم اسی طرح ڈٹ کر کھڑی رہے گی۔ ایم کیو ایم ان کے ظلم و ستم کا، ان کے ناجائز قوانین کا مقابلہ کرتی رہے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ، Leader of the Opposition.

Senator Syed Yousuf Raza Gillani, Leader of the Opposition

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! اس topic پر کل بات ہو چکی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ اس issue کو دوبارہ چھیڑا جائے، that was resolved. اس کے لیے اب آپ کتنے دن agenda سے ہٹ کر بات کرتے رہیں گے؟ جو بات کرنی تھی that was talked out, public نے دونوں اطراف کی باتیں سن لیں let them decide.

جناب والا! میرا دوسرا مؤقف ہے کہ ایک international standard ہے، performance of the Government, اس کے لیے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ performance of the Government that depends purely on the manifesto of the party. آپ کی پارٹی کا manifesto ہے، ہمارا بھی manifesto تھا۔ Charter of Democracy پر میاں محمد نواز شریف صاحب اور محترمہ بے نظیر بھٹو شہید صاحبہ نے دستخط کیے تھے that was our manifesto. اس manifesto کے مطابق آپ خود witness ہیں کہ ہم 85% legislation کے مطابق 104 amendments in the Constitution لائے تھے۔ I am obliged to all political parties of the country جنہوں نے support کیا اور original Constitution restore کیا۔ ہم نے اس وقت اپنی بساط کے مطابق اپنی commitments پوری کیں، آپ کا منشور ہے، آپ اس پر عمل کریں let the public decide whether they want to support you or they want to support us.

جناب والا! میں ایک personal explanation کرنا چاہتا ہوں۔ Leader of the House نے ایک بات کی کہ PDM or Opposition میں دراڑیں ہیں اور وہاں سے لوگ نکل رہے ہیں۔ میں صرف ایک بات کروں گا not to be very personal, میں facts پر بات کروں گا کہ پورے ملک میں جتنے بھی bye-elections ہوئے ہیں، PDM جیتی ہے، جتنے بھی سینیٹ کے elections ہوئے ہیں، combined Opposition, PDM جیتی ہے۔ ہم نے مل کر بہت فتوحات حاصل کی ہیں۔ اس لیے ہم blame game میں نہیں جانا چاہتے۔ آپ نے کہا کہ ہم نے کیا کیا؟ ابھی elections آئیں گے، بلدیاتی elections آئے ہیں تو سب کی performance کا پتا چل جائے گا، let the people of Pakistan decide. Thank you.

جناب چیئرمین: جی، قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد ایوان): جناب چیئرمین! انہوں نے جو بات کی، میں نے بھی وہی بات کی تھی، ہمارا خیال تھا کہ کل بحث conclude ہو گئی تھی۔ محترم تاج حیدر صاحب نے کچھ نکات اٹھائے تھے، جس کی وجہ سے پھر بات ہوئی۔

جناب چیئرمین: جی سعدیہ عباسی صاحبہ۔

Senator Saadia Abbasi

سینیٹر سعدیہ عباسی: شکریہ، جناب چیئرمین! آج کے اخبارات میں بھی اشتہارات آئے ہیں اور کئی دنوں سے ہم اسلام آباد کی سڑکوں پر دیکھ رہے ہیں کہ حکومتِ پاکستان نے 'صحت کارڈ' بنایا ہے۔ یہ صحت کارڈ پی ٹی آئی کے flag پر print ہوا ہے اور اس کے اوپر نیا پاکستان لکھا ہوا ہے۔ جناب والا! اگر تو یہ صحت کارڈ حکومتِ پاکستان کے خزانے اور اس کے benefits حکومتِ پاکستان کے خزانے سے ہوں گے تو پھر یہ PTI کے flag پر print نہیں ہو سکتا۔ پاکستان، پاکستان ہوتا ہے 'نیا پاکستان' ایک political slogan ہو سکتا ہے، روٹی، کپڑا اور مکان، پیپلز پارٹی کا slogan تھا۔ اس لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم سرکاری documents پر اسے استعمال کریں۔ میاں محمد نواز شریف پنجاب کے Chief Minister تھے، ایک اشتہار آگیا اور ماشاءاللہ Supreme Court of Pakistan نے *suo moto* action لیتے ہوئے کہا کہ یہ تو بالکل غلط ہے،

وہ اپنی جیب سے اس پر آنے والا خرچ ادا کریں۔ میری بھی آپ کے Office کے through Government of Pakistan سے یہ مؤدبانہ گزارش ہے کہ صحت کارڈ کو پاکستان کے flag پر print کیا جائے اور اس پر پاکستان لکھا جائے۔ جن لوگوں نے یہ اخراجات کیے ہیں، جنہوں نے اسے غلط طریقے سے print کروایا ہے، اس کے اخراجات ان کی جیبوں سے نکالے جائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: فیصل جاوید صاحب۔

Senator Faisal Javed

سینیٹر فیصل جاوید: شکریہ، جناب چیئرمین! میں نے ایک point of public importance raise کرنا ہے لیکن اس سے پہلے محترمہ سینیٹر سعدیہ عباسی صاحبہ نے جو نکتہ اٹھایا تھا۔ ہماری حکومت میں پہلے پانچ سال خیبر پختونخوا میں بھی ads گئے اور اس کے بعد اب بھی، ان پر کہیں بھی وزیراعلیٰ یا وزیراعظم کی کوئی تصویر نہیں ہوتی۔ Supreme Court کی اس حوالے judgement بڑی واضح ہے۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا point of public importance پر بات کریں۔

سینیٹر فیصل جاوید: جناب والا! ان کے دور میں تو لیٹرین پر بھی نواز شریف اور شہباز شریف کی تصاویر ہوتی تھیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں نے انہیں کہہ دیا ہے اپنے point of public importance پر بات کریں۔

سینیٹر فیصل جاوید: وہ ہوتی تھیں، social media پر وہ پڑا ہوا ہے۔ میرا point of public importance یہ ہے کہ عوام کا opinion آیا۔ کل یہاں ایک resolution پیش کی گئی۔ جناب والا! اس وقت عوام کا interest کیا ہے؟ عوام کا interest ہے کہ ایک ایسا نظام جو پاکستان کی ترقی کی ضمانت ہو اور عمران خان صاحب اس نظام کی درستگی اور عوام کی کامیابی کے لیے بھرپور جدوجہد کر رہے ہیں۔ نظام ایسا اچھا ہو جو ملک کو ترقی کے راستے پر لے کر جائے، آج الحمدللہ پوری قوم نظام کی تصحیح کے لیے حکومت کے ساتھ ہے اور مافیا کے خلاف یکجا ہے۔ اللہ کے کرم

سے پاکستان صحیح سمت میں گامزن ہے لیکن چھوئی موئی اپوزیشن ہے، میرا point یہ ہے کہ کیا ہم بطور parliamentarians تجزیہ نہیں کر سکتے، ہم دیکھ نہیں سکتے کہ کس طرح سے نظام کو مضبوط اور عوام کو مزید بااختیار بنایا جائے، لوکل سطح کے فیصلے وہاں پر ہوں۔آج سپریم کورٹ آف پاکستان کی اچھی judgment آئی ہے اور جو پائیدار بلدیاتی نظام حکومت عمران خان خیبر پختونخوا میں لے کر آئے اور پنجاب میں لے کر آرہے ہیں وہی سندھ میں بھی ہونا چاہیے۔ سپریم کورٹ کی judgment آئی ہے لیکن ہمیں چیزوں کو overall evaluate کرنا ہوگا۔اٹھارھویں ترمیم پر ضرور ایک بحث ہونی چاہیے، وہ بہت اچھی ترمیم ہے لیکن اس کی بہت سی چیزیں زیر بحث بھی آسکتی ہیں اور اسے دیکھا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ Leader of the Opposition کہہ رہے تھے کہ Charter of Democracy sign ہوا تھا تو اٹھارھویں ترمیم کے بعد جب صوبوں کو صوبائی خود مختاری مل گئی تو پچھلے دس سالوں میں اس نظام نے کیا deliver کیا اور عوام کو کیا ملا؟ ہمیں یہ دیکھنا ہے اور public interest کے لیے اس بحث کو جاری رکھنا ہے اور اس پر بحث کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی motion لے کر آئیں، calling attention لائیں، کوئی tool لے کر آئیں اور discussion کریں۔

سینیٹر فیصل جاوید: جناب! Point of Public Importance کا tool لے آیا۔ ہم سب کو بہترین نظام حکومت کی طرف جانے کی پوری کوشش کرنی چاہیے اور ہمیں خاص طور پر اٹھارھویں ترمیم کو evaluate کرنا چاہیے کہ اس نے کہاں پر deliver کیا اور کہاں پر نہیں کیا اور جہاں پر deliver نہیں کیا وہاں پر ہم سب کو مل کر اسے consensus کے ساتھ ٹھیک کرنا چاہیے۔اٹھارھویں ترمیم کوئی حرف آخر نہیں ہے کہ اس پر جب بھی بات کریں تو شور شرابہ شروع ہو جائے، اس میں کچھ چیزیں ہیں جو ضرور زیر بحث آنی چاہییں اور اس وقت پوری قوم کی دلچسپی ہے کہ صوبائی خود مختاری کے بعد کیا ہوا۔

Mr. Chairman: Thank you Sir. Please bring a tool for this purpose.

میڈم! میں آپ کو بعد میں ٹائم دیتا ہوں، آپ queue پر رہیں۔جی شیری رحمٰن صاحبہ۔

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمٰن: یہاں پر بہت ساری باتیں ہوئی ہیں اور میری پارٹی کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے اس لیے میں آپ سے تھوڑا سا وقت لوں گی اور ایک وضاحت بھی کرنا چاہوں گی۔ یہاں پر پارلیمانی سسٹم اور محترمہ شہید کی تقریر کی بات ہو رہی تھی تو بالکل انہوں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ پارلیمانی نظام پر ضرب لگی ہے بلکہ انہوں نے 90 کی دہائی میں اپنے بدترین سیاسی مخالف کے ساتھ تاریخی Charter of Democracy sign کیا، اس سے زیادہ بڑی سیاسی بردباری کہاں ہو سکتی ہے؟ اٹھارھویں ترمیم بھی اس کے بعد آئی جو پارلیمانی نظام کو support کرتی ہے۔ زرداری صاحب نے اٹھارھویں ترمیم کے تحت اس کو supervise کرتے ہوئے گیلانی صاحب کی حکومت میں اپنی powers منتقل کیں اور جو Presidential powers کے تاج کا اصل ہیرا اور موتی تھا وہ یہ تھا کہ ہم حکومتیں dismiss کر سکیں جس سے پاکستان کی پوری حکومتیں بالکل unstable اور غیر یقینی کے دور سے گزریں اور 90 کی دہائی اس میں ختم ہو گئی۔ یہ بہت بڑے آئینی اقدامات تھے جو تاریخی پارلیمانی جمہوریت کو مستحکم کرنے اور اسے جڑ پکڑوانے والے اقدامات تھے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اٹھارھویں ترمیم میں کوئی دو رائے نہیں ہے، اسے ساری پارٹیوں کی حمایت حاصل ہے، اسی کے تحت پاکستان کا نیا عمرانی معاہدہ بھی ہوا، NFC Award بھی ہوا۔ آپ بیشک اس پر بات بھی کر لیں ہم نے کبھی نہیں کہا کہ کسی چیز پر بات نہیں کر سکتے لیکن میں عزت کے ساتھ کہوں گی کہ اس وقت Leader of the House نے State Bank Autonomy کی بات کی، دیکھیں 2013 کی حکومت میں اسٹیٹ بینک کو بالکل ایک حد تک autonomous کیا گیا اور سب کی رضامندی کے ساتھ کیا گیا کہ State Bank price stability کو اور IMF program کو بھی manage کرے جو اس کا کام ہے۔ میں نے اپنی ہر تقریر میں یہ کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور ن لیگ بھی IMF program میں گئے ہیں اور ان کو بہتر پتا ہے کہ وہ کہاں تک لے گئے لیکن چاہے extended funds facility ہو یا structural adjustment program ہو پاکستان کی حکومتیں 1950 سے کم از کم 22, 23 program بھگت چکی ہیں، کچھ لوگ 18 کہتے ہیں جبکہ کچھ لوگ

22, 23 کہتے ہیں تو ہر حکومت گئی ہے اور ہم نے کبھی یہ نہیں کہا اور نہ ہی یہ بات کی کہ IMF کو پاکستان کی باگ ڈور میں involve نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین! State Bank کی autonomy محدود رہتی ہے۔اب ساری دنیا میں central banks کو یہ حق ہے، امریکہ کے Federal Reserve Central Bank کو یہ حق ہے کہ وہ intervene کرے، lender of last resort رہے اور sovereign guarantor رہے۔آپ کی sovereignty کیسے رہے گی جب آپ سب کچھ IMF dictation پر کریں گے، ہم نے نہیں کہا کہ اسٹیٹ بینک autonomous نہ ہو اور boards کے تحت نہ چلے اور ہم نے یہ بھی کبھی نہیں کہا کہ یہ سارے ادارے ایک نظام کے ذریعے چلیں۔نظام ہر حکومت چلاتی ہے لیکن جس طرح یہاں پر اونے پونے پاکستان کی باگ ڈور دی جارہی ہے اور پاکستان کے sovereign فیصلے عالمی اداروں کو دیے جارہے ہیں، میں سمجھتی ہوں کہ ان کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور ان کے پاس کوئی چوائس نہیں تھی جیسا کہ انہوں نے privately یہ کہا ہے کہ ہمارے پاس کوئی چوائس نہیں تھی اور سب کو یہ بھی معلوم ہے کہ دوسری آنے والی حکومت کو عوام کی جواب دہی میں بہت مسئلہ ہوگا کہ کس طرح اس طرح کے bills manage کریں۔اسٹیٹ بینک پر بھی depend کرتا ہے کہ وہ کتنے فیصلے حوصلے سے پاکستان کی خاطر کرتا ہے اور کتنے نہیں کرتا لیکن یہ ان کی complete choice نہیں ہونی چاہیے۔ہم تو پاکستان کی حکومت کو empower کرنے کی بات کر رہے تھے کوئی اپنی قوت و طاقت کی بات نہیں کر رہے تھے، ان کی حکومت نے اپنی ساری powers دے دی ہیں۔انہوں نے آج سپریم کورٹ judgment کی بات کی تو میں کہوں گی کہ اچھی بات ہے کہ آپ Judgment of the Supreme Court کی عزت اور اس کا احترام کرتے ہیں ہماری عدالتیں پاکستان میں بڑا داغ داغ اجالا دیکھ چکی ہیں اور اس کی ذمہ دار بھی ہو چکی ہیں مگر ہم نے as parties and as an individual ہمیشہ عدالتوں کا احترام کیا ہے، عدالتوں کا احترام ہوتا ہے اور وہ national institution ہیں لیکن آپ ساتھ ساتھ اس بات کا بھی احترام کریں کہ آپ Senior Judge, Justice Qazi Faez Esa کے خلاف جو reference لے کر گئے تھے اس کا verdict بھی تو سن لیں، آپ اس پر تنقید اور جگ ہنسائی کیوں کر رہے ہیں؟ اگر

عدالتوں کا احترام حکومتوں کو سکھانا پڑے گا تو یہ بڑی عجیب بات ہو گی، شاید اس وقت عدالتوں کو مزید متنازع کرنا پڑے یا foreign funding کی بات آجائے لیکن میں جو بات کرنے والی ہوں وہ بہت مختصر ہے کہ آج بھی نظام کہاں چل رہا ہے۔ ہمیں ابھی اطلاع آئی ہے کہ پاکستان میں پھر سے بجلی 3 روپے فی یونٹ مہنگی کی جارہی ہے، یوریا، بجلی، پانی، تیل، پٹرول، آٹا، چینی اور باقی خورد نوش کی قیمتیں یہ سب عوام کے اصل مسئلے ہیں جن پر آج پھر بجلی گرائی گئی ہے۔ آج پاکستان پر بجلی گری ہے کہ بجلی کی قیمت میں پھر سے تین روپے فی یونٹ کا اضافہ ہورہا ہے اور پاکستانی عوام کو 30 ارب روپے کا ٹیکہ لگایا جائے گا۔

(مداخلت)

سینیٹر شیری رحمٰن: میں public importance پر جو چاہوں کہوں، آپ بھی کہہ سکتے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں۔ یہ لوگ عوام کو 30 ارب روپے کا ٹیکہ لگا رہے ہیں اور پھر قرضوں کی بات کرتے ہیں تو ہاں ہم نے قرضے لیے۔ ہم نے 16 کھرب کے قرضے لیے جو انہوں نے 50 کھرب کر دیے جو پاکستان کی تاریخ میں آج تک کسی نے نہیں کیا۔ ان کو سمجھ میں نہیں آرہا اور نہ ہی اگلی حکومت کو سمجھ میں آئے گا لیکن ہم سنبھالیں گے اور جیسا بی بی نے کہا تھا تو ہم اس ملک کو سنبھالیں گے، ہم بچائیں گے لیکن ان کے پاس کوئی منصوبہ نہیں ہے اور اگر ہے تو ابھی کھڑے ہو کر بتائیں کہ کون سا منصوبہ ہے، پاکستان کی معیشت کو بچانے کا منصوبہ بتائیں نا۔

جناب چیئرمین: جی بتائیں گے۔ جناب مولانا عطاالرحمٰن صاحب، جی۔

Point of Public Importance raised by Senator Atta-ur-Rehman regarding non-implementation of the recommendation of Standing Committee on Interior, by CDA

سینیٹر عطاء الرحمٰن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! بہت شکریہ۔ میں ایک ضروری مسئلے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہ سینیٹ کی عزت کا معاملہ ہے۔ ہم نے ایوان میں ایک معاملہ یہاں کے امام اور خطیب کی F-6/1, Islamabad میں رہائش کے حوالے سے اٹھایا تھا جو سینیٹ نے کمیٹی کو بھیجا جس پر سینیٹ کی داخلہ کمیٹی کے کئی اجلاس منعقد ہوئے، سی۔ڈی۔اے سے جواب طلبی کی گئی جس کی روشنی میں سینیٹ کی داخلہ کمیٹی نے سفارشات جاری کیں مگر ابھی تک ان

سفارشات پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے اور سی۔ڈی۔اے کی طرف سے سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کی سفارشات پر عمل درآمد نہ کرنا قابل تشویش ہے۔ ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ سینیٹ کی قائمہ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کروانا کس کا کام ہے؟

میں آپ سے گزارش کروں گا کہ خدارا! اس پر آپ نوٹس لیں اور CDA کو ہدایات جاری کریں کہ وہ ایوان بالا کی قائمہ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کریں۔ ابھی تک اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب! اگر آج آپ لکھ کر مجھے دے دیں تو میں اس کو Privilege Committee میں بھیجتا ہوں اور وہاں پر ان کو بلاتے ہیں اور ان کو کہتے ہیں کہ عمل درآمد کروائیں اور ہاؤس کو بتائیں۔ جی، شاہ محمود قریشی صاحب! policy statement دینا چاہتے ہیں۔

Statement by Makhdoom Shah Mahmood Hussain Qureshi, Minister for Foreign Affairs, on the State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2021

مخدوم شاہ محمود حسین قریشی (وزیر برائے خارجہ): شکریہ، جناب چیئرمین! کل سے اس معزز ایوان میں State Bank of Pakistan کی جو ترامیم پیش کی گئی ہیں اور اس ایوان نے پاس کی ہیں وہ موضوع زیر بحث ہے۔ میں اس پر اپنا point of view دینا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! میں دو تین نکتے عرض کرنا چاہوں گا اور جو حکومت کی سوچ ہے وہ اس ایوان کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔

نمبر ایک۔ State Bank of Pakistan کو autonomous بنانا ہم سمجھتے ہیں کہ معاشی ذمہ داریوں کے عین مطابق ہے اور یہ پہلی مرتبہ نہیں ہو رہا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن) اپنا ریکارڈ ٹٹول لیں۔ ان دونوں نے اپنے اپنے ادوار میں ایسی ترامیم کی ہیں۔ اب نیت یہ ہے کہ اس کو ایک خود مختار autonomous ادارہ بنایا جائے اور حکومتیں جو اپنے مقاصد کے لیے اس ادارے کو استعمال کرتی ہیں اس سے اس کو مبرا کیا جائے۔

نمبر دو۔ جناب چیئرمین! میں یہ بھی وضاحت کرنا چاہوں گا کہ اس ادارے کا جو Board of Governors ہے اس کی appointment کا اختیار وزیر اعظم کو اور کابینہ کو حاصل

ہوگا۔ یہ کہہ دینا کہ یہ ادارہ مادر پدر آزاد ہو جائے گا یہ بالکل درست نہیں ہے۔ میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

تیسرا یہ کہہ دینا کہ اس ادارے کو کسی کی غلامی میں دے دیا گیا ہے۔ ہر گز درست نہیں ہے۔ یہ ادارہ کل بھی اس ایوان کے تابع تھا، آج بھی ہے اور کل بھی رہے گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پارلیمنٹ sovereign ہے اور پارلیمنٹ ان شاءاللہ sovereign رہے گی۔ State Bank کی رپورٹس یہاں آتی رہیں گی اور ان کو یہ پارلیمنٹ scrutinize کرتی رہے گی اور ان کی جو مثبت تجاویز ہیں ان پر ہم عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں ایک بات کرنا چاہوں گا کہ کل قائد حزب اختلاف نے ایک غیر ذمہ دارانہ statement دیا جس کا مجھے افسوس ہوا۔ بحیثیت ایک Senior Parliamentarian کے میں سمجھتا ہوں کہ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ انہوں نے آپ کی ذات پر نکتہ چینی کی۔ جس کی اجازت قوانین نہیں دیتے۔ آپ کو کہا گیا کہ آپ نے کارروائی کے دوران Bill کو facilitate کیا ہے۔ ہر گز مبالغہ آرائی ہے اور یہ انہوں نے درست بات نہیں کی۔ آپ نے کیا کیا ہے جس کی وضاحت قائد ایوان ڈاکٹر وسیم نے کل اپنی تقریر میں کر دی ہے۔ آپ نے Rules کے عین مطابق اپنا استحقاق استعمال کیا ہے۔ یا تو آپ نے Rules سے ہٹ کر کوئی بات کی ہوتی اس پر اعتراض کرتے تو ضرور کرتے لیکن غالباً لگتا ہے کہ 240 کا مطالعہ قائد حزب اختلاف نے نہیں کیا تھا۔ اگر کیا ہوتا تو یہ statement وہ نہ دیتے۔

جناب چیئرمین! میں یہ عرض کروں کہ پھر انہوں نے اپنی گفتگو میں اپنی غیر حاضری کی وضاحتیں پیش کیں۔ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ آج پورا پاکستان اور اپوزیشن کے بہت سے حلقے ایسے ہیں جو ان وضاحتوں سے مطمئن دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ آپ فرما رہے ہیں کہ اچانک رات کی تاریکی میں یہ Bill پیش کر دیا گیا۔ جیسا کہ یہ بالکل بے خبر تھے۔ جناب چیئرمین! کیا ان کے علم میں نہیں تھا کہ یہ Bill قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا۔ کیا ان کے علم میں نہیں تھا کہ قومی اسمبلی میں ان کی جماعت نے اس Bill پر ایک موقف اختیار کیا اور وہاں پوری شدومد سے اس کو oppose کیا۔ جو ہنگامہ ہوا وہ سب نے دیکھا۔ اب جب وہ Bill قومی اسمبلی سے پاس ہو گیا تو ایک فطری عمل ہے کہ وہ سینیٹ میں زیر بحث آنا تھا۔ یہاں پر ووٹ ہونا تھا۔ یہ اتنے بے خبر اور معصوم

کیوں تھے کہ ان کو اس کا علم نہیں تھا۔ جناب چیئرمین! کیا ان کے علم میں نہیں تھا کہ IMF کا بورڈ یہ کہہ چکا ہے کہ ہم نے اپنی بورڈ کی میٹنگ کرنی ہے اور ہمارے وزیر خزانہ صاحب اس میٹنگ کی extension کی درخواست کر چکے تھے کہ آپ اس کی date کو extend کیجیے تاکہ ہم سینیٹ سے بھی اس Bill کو پاس کروا سکیں۔ IMF کا بورڈ ایک تاریخ کا اشارہ کر چکا تھا۔ یہ اتنے بے خبر اور معصوم کیوں تھے اور اتنے لاعلم کیوں تھے کہ ان کو اس کا بھی علم نہیں تھا۔ جناب چیئرمین! پھر یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بروقت اطلاع نہیں دی گئی۔ آپ کا دفتر اور آپ خود سینیٹر دلاور صاحب اور آزاد ممبران سے رجوع کرتے ہیں اور ان کو دعوت دیتے ہیں اور ان کی حاضری کو یقینی بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور خود غیر حاضر ہو جاتے ہیں۔ یہ مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہو رہا ہے۔ پوری قوم شش و پنج میں ہے کہ ماجرا کیا ہے۔

جناب چیئرمین! کل میں تو حاضر نہیں تھا۔ میں نے سینیٹر دلاور کی گفتگو سنی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے بلا کر خود موجود نہیں تھے۔ میں ان کی دعوت پر آیا اور ان کے دفتر چلا گیا۔ دفتر خالی اور ویرانہ تھا۔ کچھ دکھائی نہیں دیا۔ دور دور تک قائد حزب اختلاف دکھائی نہیں دیے۔ اب میں مشورہ کرتا تو کس سے کرتا۔ راہنمائی حاصل کرتا تو کہاں سے کرتا۔ قائد حزب اختلاف کہیں ہوتے تو مشورہ کرتا۔ جناب چیئرمین! وہ کس سے مشورہ کرتے۔

(مداخلت)

مخدوم شاہ محمود حسین قریشی: ہائے، ہائے، اپوزیشن والے کتنے پریشان ہوتے ہیں۔ میرا دیکھنا بھی آپ کو گوارہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: آپ میری طرف دیکھ کر بات کریں۔

مخدوم شاہ محمود حسین قریشی: آنکھ تو ملائیں ناں۔ دیکھیں آنکھوں میں آنکھ ڈال کر بات کرتے ہیں۔ ہم شکریہ ادا کرنے آئے ہیں اور آپ آنکھ نہیں ملاتے۔

جناب چیئرمین: آپ Chair کو مخاطب کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مجھے وہ address کر رہے ہیں۔ Please آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House.

مخدوم شاہ محمود حسین قریشی: جناب چیئرمین! اگر میرے دیکھنے سے ان کو شرم آتی ہے تو میں پردہ کر لیتا ہوں۔ پردے میں بات کرتا ہوں۔ میں ان کی طرف نہیں دیکھتا۔ جناب چیئرمین! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ سینیٹر دلاور کیا کہتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: بہرہ مند تنگی صاحب! تشریف رکھیں۔ میری گزارش ہے کہ آپ تشریف رکھیں۔ قریشی صاحب! Chair کو address کریں۔ میری گزارش ہے کہ آپ لوگ تشریف رکھیں۔

Makhdoom Shah Mahmood Hussain Qureshi: May I request the honourable Senators to calm down.

جناب چیئرمین: Please آپ مجھے address کریں۔

مخدوم شاہ محمود حسین قریشی: جناب چیئرمین! میں آپ کی طرف بات کرتا ہوں۔ سینیٹر دلاور کیا کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں آیا۔ میں ان کے دفتر حاضر ہوا۔ ان سے راہنمائی حاصل کرنے کے لیے اور ان کا موقف سننے کے لیے کہ ان کا موقف کیا ہے۔ مجھے دکھائی نہیں دیے، مجھے شبلی فراز صاحب مل گئے، اعظم سواتی صاحب مل گئے، ترین صاحب مل گئے اور انہوں نے مجھے اپنا مؤقف پیش کیا، مجھے ان کے دلائل میں وزن دکھائی دیا اور ان کے دلائل کو سن کر میں نے اور میرا جو آزاد گروپ ہے جس کا وہ کہتے ہیں میری اپنی شناخت ہے اور میں کبھی ان کی میٹنگ میں نہیں گیا اور نہ میں ان کی میٹنگز میں بیٹھتا ہوں، وہ کہتے ہیں ہمارا اپنا تشخص ہے اور ہم اپنا تشخص برقرار رکھنا چاہتے ہیں، ہم نے اپنے آزاد تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے ووٹ کا استعمال کر لیا۔ جناب والا! وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے ووٹ کر دیا۔ میں اب آپ کی طرف دیکھ کر بات کر رہا ہوں آپ کے اندازے کے لیے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کیا یہ معزز ایوان اس بات سے ناآشنا ہے کہ موجودہ قائد حزب اختلاف کس طرح سینیٹر منتخب ہوئے ووٹوں کو خرید کر؟ کیا الیکشن کمیشن میں ان کی petition نہیں چل رہی؟ کیا یہ تاریخیں نہیں بھگت رہے؟ آج بھی الیکشن کمیشن میں ان کا case لگا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: وہ اپنا جواب دے رہے ہیں، آپ تشریف رکھیں۔

جناب شاہ محمود قریشی (وفاقی وزیر خارجہ): جناب والا! ان کی videos ، ان کے صاحبزادے کی videos پورے میڈیا میں چلتی رہی ہیں، یہ بولی لگاتے رہے ہیں، یہ ووٹوں کو

خریدنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ جناب والا! کون نہیں جانتا کہ کیا یہی پارٹی، تاریخ گواہ ہے کہ پاکستان مسلم لیگ نون کے ساتھ انہوں نے compromise نہیں کیا تھا؟ کیا ان کے ساتھ ہاتھ نہیں کیا گیا؟ کیا سینیٹر تارڑ کو یہ اشارہ نہیں دیا گیا تھا کہ قائد حزب اختلاف ن لیگ کا ہوگا؟ راتوں رات یہ تبدیلی کیسے آ گئی؟ وضاحت کریں۔ اکثریت ان کے پاس نہیں، اکثریت نون کی ہے اور یہ جناب قائد حزب اختلاف کس طرح بن جاتے ہیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ یہ کیا ہوا؟ ن کے ساتھ تب بھی ہاتھ ہوا، نون کے ساتھ جمعے کو بھی ہاتھ ہوا اور ن کے ساتھ آئندہ بھی ہاتھ ہونے والا ہے، میں پیشن گوئی کر رہا ہوں۔ جناب والا! میں بہت سی باتوں کی وضاحت میں ابھی نہیں جاتا، پھر مواقع آئیں گے ان شاء اللہ، اور بھی وضاحت کر دوں گا، کریں گے ان شاء اللہ یہ لمبا کھیل ہے اور ایک دوسرے کو پرانا جانتے ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ میں نے کل کہا تھا اور آج میری پیشن گوئی سن لیں انہوں نے کہا تھا میں قائد حزب اختلاف نہیں بننا چاہتا، یہ جھوٹ بولا تھا یہ رہیں گے، یہ استعفیٰ واپس لیں گے، یہ اسی کرسی کو چپکے رہیں گے، یہ ڈرامہ تھا۔ جناب والا! ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہیں چبانے کے اور ہیں۔ میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں، میں سینیٹ کے معزز ممبران کو کہنا چاہ رہا ہوں I am warning you, honourable Members of the Senate, listen and pay attention to what I am saying, I am saying, Members of the Senate, your Leader of the Opposition is a *(XXX) leader, do not rely on him. کیا آپ کو اپنی صفوں میں رضا ربانی جیسا منجھا ہوا پارلیمنٹرین دکھائی نہیں دیتا؟ کیا آپ کو اپنی صفوں میں شیری رحمٰن صاحبہ جیسی منجھی ہوئی سیاستدان دکھائی نہیں دے رہی؟ ایک (XXX) قائد حزب اختلاف۔۔۔

جناب چیئرمین: براہ مہربانی personal نہ ہوں۔ یہ expunge کر دیں۔

The House stands adjourned to meet again on Friday, the 4th February, 2022 at 10:30 A.M.

(The House was adjourned to meet again on Friday, the 4th February, 2022 at 10:30 A.M.

---

* *"Words expunged as ordered by the Chairman.".*

Index

Dr. Muhammad Farogh Naseem 59
Madam Dr. Shareen M. Mazari 16, 20
Mr. Ali Muhammad Khan 33, 73
Mr. Moonis Elahi 21, 37, 53
Mr. Muhammad Hammad Azhar 3, 9, 32, 52, 56, 60, 61, 63, 64
Senator Danesh Kumar 47, 69
Senator Ejaz Ahmad Chaudhary 36, 52
Senator Hafiz Abdul Karim 59, 60
Senator Haji Hidayatullah Khan 56
Senator Irfan-Ul-Haque Siddique 54
Senator Mohsin Aziz 3, 8, 69, 70
Senator Muhammad Qasim 54
Senator Mushtaq Ahmed 32
Senator Samina Mumtaz Zehri 64, 65
Senator Seemee Ezdi 16, 21, 56, 65
Senator Syed Ali Zafar 3, 52
Senator Syed Muhammad Sabir Shah 60, 62
جناب علی محمد خان .. 3, 5, 6, 8, 11, 12, 14, 15, 16, 26, 27, 28, 29, 30, 31, 35, 46, 47, 48, 50, 51, 70, 71, 72
سینیٹر اعجاز احمد چوہدری 36, 45, 46
سینیٹر امام الدین شوقین 5, 15
سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری 12, 13
سینیٹر تاج حیدر 74, 76
سینیٹر خالدہ اطیب 80
سینیٹر دنیش کمار 47, 48
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 71, 72, 77, 82
سینیٹر سردار محمد شفیق ترین 51
سینیٹر سعدیہ عباسی 30, 82
سینیٹر سید شبلی فراز 6
سینیٹر سید علی ظفر 3
سید یوسف رضا گیلانی سینیٹر 81
سینیٹر سیف اللہ ابڑو 14
سینیٹر سیمی ایزدی 16, 17, 26
سینیٹر شیری رحمٰن 72, 85, 87
سینیٹر عابدہ محمد عظیم 18, 35
سینیٹر عرفان الحق صدیقی 20
سینیٹر عطاء الرحمٰن 87

سینیٹر فدا محمد 7
سینیٹر فیصل جاوید 28, 83, 84
سینیٹر کیشو بائی 49, 51
سینیٹر محسن عزیز 3, 4, 10, 29
سینیٹر مشتاق احمد 15, 19, 33
سینیٹر ہدایت اللہ خان 36
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 2
محترمہ ڈاکٹر شیریں ایم مزاری 17, 18, 19, 20
مخدوم شاہ محمود حسین قریشی 88, 90, 91